Digitized by Khilafat Library

الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر ایں صد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید — چار روپے پیشگی

جلد ۱۰ — ۲۴ محرم الحرام سنہ ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء مطابق ۱۲- ماگھ سمت ۶۷ — نمبر ۱۳

بھائیو گر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ الرحمٰن

پچھلے اخبار میں بدھ تک کے حالات لکھے جا چکے ہیں بدھ کے دن حضرت صاحب کی طبیعت زیادہ تکلیف میں تھی قرار پایا کہ کوئی ڈاکٹر انگریز بھی برائے مشورہ لاہور امرتسر سے بلوایا جائے۔ چنانچہ شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی۔ مرزا خدا بخش صاحب اور مولوی صدر دین صاحب اس مطلب کے واسطے لاہور تشریف لے گئے اور وہاں کے احباب کے مشورہ سے ڈاکٹر میجر بیرڈ صاحب کو ساتھ لائے جو کہ جمعرات کے دن دوپہر کو یہاں پہنچے اور قریب تین گھنٹے کے حضرت صاحب کے پاس رہے۔ نبض دیکھی۔ تھرما میٹر لگایا۔ پیشاب کا امتحان کیا زخم کھول کر دیکھا اپنے ہاتھ سے ڈریس کیا ماشرا کے واسطے چہرے پر دوائی لگائی۔ خوراک تجویز کی اور ایک نسخہ پلانے کے واسطے لکھا۔ میجر صاحب نے حضرت صاحب کے متعلق بہت تشفی ظاہر کی۔ فرمایا نبض بہت اچھی ہے۔ اس میں پوری جوانی کی قوت اور توانائی ہے کوئی خطرہ کی بات نہیں۔ زخم کی حالت اچھی ہے۔ تدریجاً بھر جائیگا۔ ماشرے کی تکلیف چار پانچ روز تک جاتی رہیگی غرض ہر طرح سے حالت قابل اطمینان ظاہر کی۔ اور قریب عصر کے چلے گئے۔ پچھلی رات کو حضرت صاحب نے فرمایا کہ دل پر کچھ بوجھ سا معلوم ہوتا ہے۔

وصیت طبیعت بظاہر اچھی تھی تاہم احتیاطاً رات کو درمیان شب جمعرات ۱۲ بجے حضرت صاحب نے فرمایا کہ قلم دوات کاغذ لاؤ۔ میں کچھ لکھ دوں۔ پچھلی رات کا وقت تھا سوائے شیخ تیمور صاحب ایم۔اے کے جو دیگر رات کو وہاں رہنے والے خادم موجود تھے ان کو بھی [illegible] ایک کاغذ پر اپنے ہاتھ سے کچھ لکھا اور اسے ایک لفافہ میں بند کرا کر اپنا انگوٹھا لگا دیا [illegible] دوسرے کاغذ پر بھی کچھ لکھ کر وہ بھی ایک لفافہ میں بند کرا دیا۔ اس دوسرے کاغذ میں ایک سطر شیخ تیمور صاحب سے بھی لکھوائی اور نیچے اپنے دستخط کر دیئے اور ان کی اشاعت سے منع کیا۔ اسواسطے ہر دو کا مضمون شائع نہیں کیا گیا۔ اور اُمید ہے کہ حضرت صاحب کی زندگی میں ان کی اشاعت کی ضرورت بھی نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب کو مدت تک خدام کے سر پر قائم رکھے۔ لیکن جب قوم پر مصیبت کا دن آئیگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ الرحمٰن اُن سے بظاہر جدا ہوں اُسوقت اپنے مرشد کی علیحدگی کے غم سے جو افسردگی قوم پر چھائیگی اُسکو دور کر کے ملت احمدیہ میں دوبارہ زندگی پیدا کرنے والی اُمید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ انہیں الفاظ کی متابعت ہوگی۔ جو ان بند لفافوں میں درج ہیں۔

۲۱- جنوری ہفتہ کی رات کو تے یا دست نہیں ہوئی جو کہ آپریشن کے کلوروفارم کے اثر کے سبب سے اب تک ہو جاتی تھی۔ آج ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بھی تشریف لائے اور خود ڈریس کیا آج شام سے بخار نہیں ہے۔

۲۲- جنوری سنہ ۱۹۱۱ء رات بڑے آرام سے گذری۔ بخار نہ رات کو تھا نہ دن کو ہوا۔ آج ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب و حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بھی تشریف لائے۔ ان کی رخصت کے وقت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو مخاطب کر کے چند کلمات فرمائے۔ جو کہ ڈاکٹر صاحب نے خود لکھ کر بھیجے دیئے ہیں۔ تاکہ فائدہ عام کے لئے درج اخبار کر دئے جائیں۔

نصیحت خدا کا فضل ہے کہ دورہ ماشرا (اری سپلس) جو کہ دوبارہ چیرا دینے کے بعد چہرے پر ہو گیا تھا اب قریباً سب اُتر گیا ہے اور بخار بھی اُتر گیا ہے۔ طاقت پہلے کی نسبت بہت اچھی ہے۔ غذا بھی خود کھا لیتے ہیں ہوش و حواس بالکل درست ہیں اور ہر طرح سے بیماری رو بصحت ہے۔ آج قریب ساڑھے بارہ بجے دن کے جب میں رخصت ہونے لگا تو مینے پوچھا حضور کا دل کس چیز کو چاہتا ہے۔

آپ نے بجواب فرمایا کہ میرا دل یہی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جاوے۔ پھر اس کے بعد فرمایا کہ میرا دل یہی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جاوے۔ پھر فرمایا کہ میرا اللہ راضی ہے۔ پھر فرمایا [illegible] چاہتا ہوں کہ تم فرمانبردار رہو۔ اختلاف نہ کرو۔ جھگڑا نہ کرنا۔ پھر فرمایا میں دُنیا سے [illegible] سیر ہو چکا ہوں کوئی دُنیا کی خواہش نہیں مر جاؤں تو میرا مولا مجھ سے راضی ہو۔ فرمایا کہ سب کو سُنا دو۔

پھر فرمایا میں دُنیا کی پرواہ نہیں رکھتا۔ مینے بہت کمایا۔ بہت کھایا۔ بہت خرچ کیا دنیا کی کوئی حرص باقی نہیں۔ پھر فرمایا مینے بہت کمایا بہت کھایا بہت لیا بہت دیا کوئی خواہش باقی نہیں کبھی کبھی صحت میں اس لئے چاہتا ہوں کہ گھبراہٹ میں ایمان نہ جاتا رہے۔ پھر بہت دفعہ دردانگیز لہجہ میں فرمایا کہ اللہ تو راضی ہو جا پھر کئی بار فرمایا اللھم ارض عنی۔ اللھم ارض عنی اس کے بعد مینے عرض کی کہ میں حضور کے الفاظ سنا دیتا ہوں جب دوبارہ یہانتک سُنا چکا تو فرمایا مجھے شوق یہ ہے کہ

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحن الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ۶/ بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر ایں صد

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید — چار روپے پیشگی

جلد ۱۰ — ۲۴ محرم الحرام ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۱۱ء مطابق ۱۲ ماگھ سمت ۶۷ — نمبر ۱۳

بھائیو گر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مہتمم محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دینِ مصطفٰے پاؤ گے تم

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ الرحمن پچھلے اخبار میں بدھ تک کے حالات لکھے جا چکے ہیں بدھ کے دن حضرت صاحب کی طبیعت زیادہ تکلیف میں تھی قرار پایا کہ کوئی ڈاکٹر انگریز بھی برائے مشورہ لاہور امرتسر سے بلوایا جائے۔ چنانچہ شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی۔ مرزا خدابخش صاحب اور مولوی صدرالدین صاحب اس مطلب کے واسطے لاہور تشریف لے گئے اور وہاں کے احباب کے مشورہ سے ڈاکٹر میجر بَرڈ صاحب کو ساتھ لائے جو کہ جمعرات کے دن دوپہر کو یہاں پہنچے اور قریب تین گھنٹے کے حضرت صاحب کے پاس رہے۔ نبض دیکھی۔ تھرمامیٹر لگایا۔ پیشاب کا امتحان کیا زخم کھول کر دیکھا اپنے ہاتھ سے ڈریس کیا ماشرہ کے واسطے چہرہ پر دوائی لگائی۔ خوراک تجویز کی اور ایک نسخہ پلانے کے واسطے لکھا۔ میجر صاحب نے حضرت صاحب کے متعلق بہت تشفی ظاہر کی۔ فرمایا نبض بہت اچھی ہے۔ اس میں پوری جوانی کی قوت اور توانائی ہے کوئی خطرہ کی بات نہیں۔ زخم کی حالت اچھی ہے۔ تدریجاً بھر جائیگا۔ ماشرے کی تکلیف چار پانچ روز تک جاتی رہیگی غرض ہر طرح سے حالت قابل اطمینان ظاہر کی۔ اور قریب عصر کے چلے گئے۔ پچھلی رات کو حضرت صاحب نے فرمایا کہ دل پر کچھ بوجھ سا معلوم ہوتا ہے۔

وصیت طبیعت بظاہر اچھی تھی تاہم احتیاطاً رات کو درمیان شب جمعرات و جمعہ حضرت صاحب نے فرمایا کہ قلم دوات کاغذ لاؤ۔ میں کچھ لکھ دوں۔ پچھلی رات کا وقت تھا سوائے شیخ تیمور صاحب ایم۔اے کے جو دیگر رات کو وہاں رہنے والے خادم موجود تھے ان کو بھی باہر جانے کا حکم دیا۔ ایک کاغذ پر اپنے ہاتھ سے کچھ لکھا اور اُسے ایک لفافہ میں بند کرا کر اپنا انگوٹھا لگایا۔ اور پھر ایک دوسرے کاغذ پر بھی کچھ لکھ کر وہ بھی ایک لفافہ میں بند کرا دیا۔ اس دوسرے کاغذ میں ایک سطر شیخ تیمور صاحب سے بھی لکھوائی اور نیچے اپنے دستخط کر دیئے اور ان کی اشاعت سے منع کیا۔ اسواسطے ہر دو کا مضمون شائع نہیں کیا گیا۔ اور اُمید ہے کہ حضرت صاحب کی زندگی میں ان کی اشاعت کی ضرورت بھی نہ ہوگی۔ اللہ تعالی حضرت صاحب کو مدت تک خدام کے سر پر قائم رکھے۔ لیکن جب قوم پر مصیبت کا دن آئیگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ الرحمن اُن سے بظاہر جدا ہوں اُسوقت اپنے مرشد کی علیحدگی کے غم سے جو افسردگی قوم پر چھائیگی اُسکو دور کر کے ملت احمدیہ میں دوبارہ زندگی پیدا کرنے والی اُمید ہو کہ انشاء اللہ تعالی انہیں الفاظ کی متابعت ہوگی۔ جو ان بند لفافوں میں درج ہیں۔

۲۱۔ جنوری ہفتہ کی رات کو قے یا دست نہیں ہوئے جو کہ آپریشن کے کلوروفارم کے اثر کے سبب سے اب تک ہو جاتی تھی۔ آج ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بھی تشریف لائے اور خود ڈریس کیا آج شام سے بخار نہیں ہے۔

۲۲۔ جنوری ۱۹۱۱ء رات بڑے آرام سے گذری۔ بخار نہ رات کو تھا نہ دن کو ہوا۔ آج ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب و حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بھی تشریف لائے۔ ان کی رخصت کے وقت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو مخاطب کر کے چند کلمات فرمائے۔ جو کہ ڈاکٹر صاحب نے خود لکھ کر مجھے دئے ہیں تاکہ فائدہ عام کے لئے درج اخبار کر دئے جائیں۔

نصیحت خدا کا فضل ہے کہ دورہ ماشرا (اری سپلس) جو کہ دوبارہ چیرا دینے کے بعد چہرے پر ہو گیا تھا اب قریباً سب اُتر گیا ہے اور بخار بھی اُتر گیا ہے۔ طاقت پہلے کی نسبت بہت اچھی ہے۔ غذا بھی خود کھا لیتے ہیں ہوش و حواس بالکل درست ہیں اور ہر طرح سے بیماری رو بصحت ہے۔ آج قریب ساڑھے بارہ بجے دن کے جب میں رخصت ہونے لگا تو مینے پوچھا حضور کا دل کس چیز کو چاہتا ہے۔

آپ نے بجواب فرمایا کہ میرا دل یہی چاہتا ہے کہ اللہ تعالی مجھ سے راضی ہو جاوے۔ پھر اس کے بعد فرمایا کہ میرا دل یہی چاہتا ہے کہ اللہ تعالی مجھ سے راضی ہو جاوے۔ پھر فرمایا کہ میرا اللہ راضی ہو۔ پھر فرمایا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ تم فرمانبردار رہو۔ اختلاف نہ کرو۔ جھگڑا نہ کرنا۔ پھر فرمایا میں دُنیا سے بہت سیر ہو چکا ہوں کوئی دُنیا کی خواہش نہیں مر جاؤں تو میرا مولا مجھ سے راضی ہو۔ فرمایا کہ سب کو سُنا دو۔

پھر فرمایا میں دُنیا کی پرواہ نہیں رکھتا۔ مینے بہت کمایا۔ بہت کھایا۔ بہت خرچ کیا دُنیا کی کوئی حرص باقی نہیں۔ پھر فرمایا مینے بہت کمایا بہت کھایا بہت لیا بہت دیا کوئی خواہش باقی نہیں کبھی کبھی صحت میں اس لئے چاہتا ہوں کہ گھبراہٹ میں ایمان نہ جاتا رہے۔ پھر بہت دفعہ درد انگیز لہجہ میں فرمایا کہ اللہ تو راضی ہو جا پھر کئی بار فرمایا اللّٰھم ارض عنی۔ اللّٰھم ارض عنی اس کے بعد میں نے عرض کی کہ میں حضور کے الفاظ سنا دیتا ہوں جب دوبارہ یہانتک سُنا چکا تو فرمایا مجھے شوق یہ ہے کہ

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

کہ میری جماعت میں تفرقہ ہو - دُنیا کوئی چیز نہیں - میں بہت راضی ہونگا اگر تم میں اتفاق ہو - میں سجدہ نہیں کر سکتا - پھر بھی سجدہ میں تمہارے لیے دُعائیں کرتا ہوں - مینے تمہاری بھلائی کے لیے بہت دُعائیں کیں - مجھے طمع نہیں اور ہرگز نہیں - پھر فرمایا مجھے تم سے کوئی دنیا کا طمع نہیں - مجھے میرا مولیٰ بہت رازق ہے دیتا ہے اور ضرورت سے زیادہ دیتا ہے - خبردار جھگڑا نہ کرنا تفرقہ نہ کرنا اللہ تعالیٰ تمھیں برکت دیگا - اور اس میں تمہاری عزت اور طاقت باقی رہیگی - نہیں تو کچھ بھی باقی نہیں رہیگا - پھر فرمایا کہ اگر مینے کبھی کسی کو حکم دیا ہے تو اپنی دلی طمع سے حکم نہیں دیا - خدا کا حکم سمجھ کر دیا ہے - نمازیں پڑھو دعائیں مانگو دُعا بڑا ہتھیار ہے - تقویٰ کرو - بس - پھر فرمایا دُعائیں مانگو نماز پڑھو - بہت مسئلوں میں جھگڑے نہ کرو - جھگڑوں میں بہت نقصان ہوا ہے - بہت جھگڑا ہو تو خاموشی اختیار کرو - اور اپنے لئے اور دشمنوں کے لئے دعائیں کرو - پھر فرمایا -

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - اکثر پڑھا کرو - قرآن کو مضبوط پکڑو - قرآن بہت پڑھو اور اُسپر عمل کرو - پھر فرمایا

رضیت باللہ ربّاً و بالاسلام دیناً و بمحمدٍ رسولاً

اس کے بعد فرمایا - جاؤ حوالہ بخدا -

خدا کے فضل سے صحت میں آپ ہر طرح سے ترقی کر رہے ہیں - پچھلے ایام کی نسبت آج حالت بہت بہتر ہے - اور خدا تعالیٰ سے اُمید ہے کہ عنقریب انکو کلی صحت ہو جاویگی - آمین -

خاکسار مرزا یعقوب بیگ (۲۲ - جنوری سنہ ۱۹۱۱ء)

۲۳ - جنوری - پیر کے دن طبیعت اچھی رہی

۲۴ - منگل جبکہ آخری کاپی اخبار کی لکھی جاتی ہے کل دن کو اور رات حضرت صاحب کی طبیعت اچھی رہی - بہت دوستوں کے خط آتے ہیں کہ حضرت کے حضور میں سنائے جاویں - مگر ڈاکٹر منع کرتے ہیں کہ حضرت صاحب کو کسی قسم کی تکلیف دیجائے - اسواسطے عموماً خاموش لیٹے رہتے ہیں اور کوئی خطوط پیش نہیں کئے جا سکتے - ڈاکٹر بشارت احمد صاحب واپس قادیان آگئے ہیں - ۲۵ - جنوری بدھ طبیعت اچھی رہی ورم اتر گیا ہے

شکریہ منشی فیاض علیصاحب کپورتھلہ سے حکیم عبدالرحیم صاحب دہلوی مقیم سیالکوٹ کا شکریہ کرتے ہیں حکیم صاحب موصوف نے منشی صاحب کے فرزند کا علاج نہایت ہمدردی اور کوشش سے کیا اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے

اسلام گر مصنفہ شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم جس میں مشنری عقائد کی اصلیت دکھائی گئی ہے - اور پادریوں کے سوال کے جواب لطیف پیرایہ میں دئے گئے ہیں - قیمت ۱ ر فی نسخہ ملنے کا پتہ - امرتسر ہاتھی دروازہ - کوچہ تلوار لوہگڈھ دفتر راجپوتانہ شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم -

احباب کیا مشورہ دیتے ہیں -

بسبب علالت حضرت خلیفۃ المسیح ضمیمہ درس قرآن شریف قریبًا چھ ہفتہ سے بند ہے چونکہ حضرت صاحب کی طبیعت اس علالت میں ایسی ضعیف ہوگئی ہے کہ بعد غسل صحت بھی چند ہفتہ تک شاید درس نہو سکے اسواسطے ضمیمہ درس کے متعلق چند باتیں ہمارے خیال میں آتی ہیں

اول جبتک دوبارہ درس جاری نہو سکے سردست بعض مفید اور ضروری مضامین جیسا کہ تقریر و خطبات حضرت مولوی محمد احسن صاحب - مضمون حضرت خواجہ صاحب ڈاک ولایت جو قریبًا دو سال کے عرصہ سے بوجہ عدم گنجائش قریبًا بند ہے بطور ضمیمہ کے چھاپی جائیں - اس طرح سے جلسہ کی تقریریں بھی جو آہستہ آہستہ نکل رہی ہیں - جلدی احباب کو پہنچ جائینگی اور دیگر مفید مضامین کے واسطے بھی گنجائش نکل آئیگی - چنانچہ اس ہفتہ سے بطور نمونہ اور تجربہ کے ایک ایسا بھی جاتا ہے - اس میں ایک اور بات قابل غور ہے - اور وہ یہ ہے کہ جو دوست بلا ضمیمہ اخبار کے خریدار ہیں ان کو یہ تقریریں اور مضامین نہ پہنچ سکینگی سو اول تو ایسے خریدار بہت ہی کم ہیں اور جو ہیں ان کے واسطے یہ تجویز ہے کہ یہ ضمیمہ ان خریداروں کو بھی باقاعدہ روانہ کیا جائے - اور اس ضمیمہ کی قیمت جس قدر پرچے ہوں ۲ ر ماہوار زائد ان کے حساب میں لکھی جائے یا وہ بذریعہ ٹکٹوں کے بھیجدیں - جن احباب کو یہ ضمیمہ لینا منظور نہو انھیں چاہیئے کہ بذریعہ کارڈ کے اطلاع کردیں -

دوسری تجویز یہ ہے کہ جب تک حضرت صاحب دوبارہ درس شروع نہ کریں ضمیمہ بند رہے - اور پھر ہر ایک اخبار کے ساتھ بجائے دو ورق کے چار ورق کا ضمیمہ اتنا عرصہ نکلتا رہے جتنا عرصہ کہ بند رہے -

تیسری تجویز یہ ہے کہ پچھلے سے ہوئے درس کے نوٹوں سے بقیہ پارے مرتب کرکے ضمیمہ بدستور جاری رکھا جائے یہ ضمیمہ جو چھپ رہا ہے اس سال کے درس کا ہے مگر عاجز کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت خلیفۃ المسیح کا درس سنتے ہوئے بیس سال سے زائد عرصہ گذرا ہے اور بعض گذشتہ درسوں کی یادداشتیں موجود ہیں - اِن سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ درس مرتب ہو سکتا ہے -

سردست پہلی تجویز پر عملدرآمد شروع کیا جاتا ہے - پھر اس کے متعلق جب رائیں جمع ہو جائینگی تو جو مناسب ہوگا کیا جائیگا -

ریویو

مسدس ناصر سید ناصر علیصاحب نے بدمعات محرم کے بیان میں لکھا ہے - حق یہ ہے کہ واقعی اسم بامسمیٰ فغان دل دردمند ہے - ۱۸ - صفحہ قیمت ۲ پائی - ۱۰ کاپیوں سے کم روانہ نہوگی - ملنے کا پتہ - سید معصوم علی - محلہ حکیمان اٹاوہ -

ٹریکٹ نمبر ۱۱ یہ ایک مسلمان واستدا نام رسالہ ۴۰ صفحہ حجم کا - منشی محمد حسین صاحب کلرک چھاونی لاہور نے تالیف کیا ہے - اس میں مساجد بنانے کا راز - گرو نانک کے مسلمان اور نبی اکرم صلعم کے جگت گرو ہونے کا ثبوت دیا گیا ہے - رسالہ قابل دید ہے -

احمدی الحق کے ایڈیٹر میر قاسم علی صاحب نے یہ رسالہ مخالفین سلسلہ احمدیہ کے جواب میں ماہوار شائع کرنا شروع کیا ہے - ۱۲ سالانہ قیمت واجبی ہے - حجم ۳۲ صفحہ رسالہ زیر ریویو میں اُمت محمدیہ کے مثیل یہود ہو جانے کا ثبوت ہے - اُمید ہے کہ میر صاحب کا زور قلم اور ترکی بہ ترکی جواب **ابن خنزیر** کو اس کی بدزبانیوں کا مزا چکھا دیگا -

تعزیوں کی قسمیں ہمارے احمدی بھائیوں کو شاید معلوم ہو کہ تعزیوں کی بھی کئی قسمیں ہیں - آگرہ اخبار لکھتا ہے -

(۱) مٹھائی کا تعزیہ - (خوب ایک پنتھ دو کاج)

(۲) سلمہ ستارہ - بھوگلی - گجائی کے کام کے تعزیے -

(۳) گھاس کا تعزیہ (۴) روئی کا تعزیہ (۵) کاٹھ کا تعزیہ -

(۶) تالین کا تعزیہ (۷) سن کا تعزیہ -

بزرگی بعلم است نہ بسال بعض لوگوں کو صاحبزادہ محمود احمد صاحب کی ریش مقدس اور معارف و نکات قرآنیہ و فصاحت و لیاقت اور زبان کی طلاقت دیکھ کر خیال ہوتا ہے کہ آپکی عمر کم از کم تیس سال ہوگی - اسواسطے ہم صاحبزادگان کی عمر عام اطلاع کے واسطے درج ذیل کرتے ہیں -

تاریخ پیدایش صاحبزادہ محمود احمد صاحب ۱۲ - جنوری سنہ ۱۸۸۹ء عمر ۲۲ سال

" " صاحبزادہ بشیر احمد صاحب ۲۰ اپریل سنہ ۱۸۹۳ء عمر ۱۷ سال ۹ ماہ

" " صاحبزادہ شریف احمد صاحب ۲۴ - مئی سنہ ۱۸۹۵ء عمر ۱۵ سال ۷ ماہ

ضرورت نکاح ایک شریف خاندان کی دو نوجوان لڑکیوں کے لئے جن کی عمر ۱۴ - ۱۵ سال ہے - رشتہ کی ضرورت ہے - درخواست کے ساتھ ۲ ر کے ٹکٹ آویں کسی صاحب کو پتہ نہیں بتایا جاویگا -

(درخواستیں مشتہر کے پاس پہنچا دی جائینگی - اور درخواست کنندہ کو مشتہر کا ایڈریس دیدیا جائیگا) (اس سے زیادہ ہمکی کوئی ذمہ داری نہیں)

سکرٹری صاحب کا خط

ذیل میں ہم جناب سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ کا ایک خط چھاپتے ہیں اور اُمید کرتے ہیں کہ تمام احمدی برادران اسپر کامل توجہ فرماوینگے۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرم بندہ

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کانفرنس انجمنہائے احمدیہ کے اجلاس منعقدہ ۲۶- دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء میں منجملہ اور امور کے جو پیش ہوئے ایک اہم امر مجلس معتمدین کی یہ تجویز تھی کہ جملہ انجمن ہائے احمدیہ کوشش کریں کہ ان کے سب ممبران کم از کم بحساب دو پیسہ فی روپیہ اپنی ماہوار آمد میں سے سلسلہ کی چار بڑی مدات۔ یعنی لنگر خانہ ہائی اسکول مدرسہ احمدیہ اور اشاعت اسلام کے لیئے چندہ دیں اور کہ ایسے معاونین کی تعداد کو دس ہزار تک پہنچانے کی کوشش کیجاوے۔ جس جوش اور اخلاص سے مختلف انجمنوں کے سکرٹری یا پریزیڈنٹ صاحبان نے اس موقعہ پر اس تجویز کی تائید کی اس سے مجھے یقین ہوتا ہے کہ کانفرنس کی اس کی اس کارروائی کی بنا پر جو اپیل میں آپکی خدمت میں اسوقت کرتا ہوں وہ بے سود نہ ہوگی۔

گذشتہ سال کی آمد پر جب میں نظر کرتا ہوں جس کی اطلاع مفصل عنقریب آپ کو بذریعہ مطبوعہ رپورٹ پہنچیگی تو اس میں چار مدات مذکورہ بالا کی کل آمد اس سال کی ۔-۸- ۲۰۱۵۹ نظر آتی ہے۔ جس میں سے نصف سے کچھ زیادہ یعنی ۳-۷- ۱۰۵۲۲ لنگر خانہ کی آمد ہے اور نصف سے کچھ کم باقی تینوں مدات کی تعلیم الاسلام ۶-۸- ۴۹۳۵- اشاعت اسلام ۹-۱۱- ۱۷۴۳ مدرسہ احمدیہ ۶-۱۲- ۱۲۷۳- ان میں سے دو مدات ایسی ہیں جن کی آمد کا ذریعہ سوائے چندہ کے کچھ نہیں یعنی لنگر خانہ اور مدرسہ احمدیہ۔ اور دوسری دو مدات یعنی تعلیم الاسلام ہائی سکول میں علاوہ چندہ کے سرکاری گرانٹ - عید فنڈ۔ فیس کی آمد اور اشاعت اسلام میں فروخت رسالہ کی آمد علاوہ چندہ کے ہے جس کا نتیجہ یہ ہے جیسا کہ رپورٹ سے آپ کو معلوم ہوگا کہ ہائی سکول کو چھوڑکر جسکو مختلف قسموں کی مدد پہنچنے سے دوسرے ذرائع سے خاصی آمد ہو جاتی ہے یعنی چار ہزار روپے کے قریب فیس کی آمد اور تین ہزار سے اوپر سرکاری گرانٹ اور عید فنڈ کی آمد۔ باقی تینوں مدات میں خرچ آمد سے بڑھا رہا۔ اس طرح پر کہ اشاعت اسلام میں خرچ آمد سے ۷۰۹ زیادہ ہے۔ مدرسہ احمدیہ میں ۱۱۹۹- اور لنگر خانہ میں ۱۰۲۵- یہ تو گذشتہ حالت ہے اور آئندہ کے لئے اس سے بھی زیادہ مشکلات نظر آتی ہیں۔ ایک مدرسہ احمدیہ کے لئے ہی ۵۹۴۴ یعنی قریبًا چھ ہزار روپیہ خرچ کا اس سال میں بکار ہے اور یہ خرچ سوائے چندہ کے اور کسی طرح پورا نہیں ہو سکتا۔ ادھر آمد کا اگر یہی حال ہے تو بارہ تیرہ سو سے بڑھنے کی اُمید کم ہے یہی وہ حالت ہے جسپر غور کرکے گذشتہ سے پیوستہ سال کی رپورٹ میں اس امر کی طرف احباب کو توجہ دلائی گئی تھی کہ ہم انجمنوں کے ذریعے صرف دس ہزار آدمیوں سے بھی باقاعدہ چندہ وصول کر سکیں اور یہ دس ہزار [illegible] عہد کر [illegible] اپنی آمد میں سے دو پیسے فی روپیہ اس سلسلہ کی اغراض لنگر خانہ۔ مدرسہ احمدیہ و اشاعت اسلام کے لئے دینگے۔ تو پانچ ہزار روپے ماہوار یا ساٹھ ہزار روپے سالانہ کی مستقل آمد اس ذریعہ سے ہو سکتی ہے۔

اب ایک اور سال کا تجربہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ ہمیں اس تجویز کو عملی رنگ میں لانے کے لئے کوئی دن کیا کچھ گھنٹے بھی ضائع نہیں کرنے چاہئیں۔ اور جس طرح ممکن ہو اس تجویز کو عملی جامہ بہت جلد پہنانا چاہیئے۔ مجلس معتمدین اور پھر کانفرنس انجمنہائے احمدیہ نے بھی اس ضرورت کو سخت محسوس کیا ہے اور اس لئے ان سب باتوں کو آپ کی خدمت میں پیش کرکے میں یہ درخواست آپ کی خدمت میں کرتا ہوں کہ آپ اس امر کو کسی قریب تر اجلاس انجمن میں پیش کرکے ان سب احباب کو جو اس سلسلہ میں شامل ہیں پر زور تحریک کریں کہ وہ اس تجویز پر کاربند ہوں۔ ملنا کہ ہماری کوئی قہری حکومت نہیں۔ ہم کسی کو مجبور نہیں کر سکتے کہ ضرور اتنا چندہ دو اور وعدہ کرکے وقت پر نہ دے تو ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں کہ ہم جبرًا اس موعودہ رقم کو بھی وصول کر سکیں۔ لیکن کیا اس سلسلہ میں جو لوگ داخل ہوتے ہیں وہ جبرًا ہوئے ہیں یا اب اُن کو کوئی مجبور کر سکتا ہے کہ وہ اس میں شامل رہیں۔ ہمارے جو احباب انشراح صدر سے اس سلسلہ میں شامل ہیں۔ اور میں یقین کرتا ہوں کہ سب احباب انشراح صدر ہی سے اس میں شامل ہیں کیا وہ اس بات سے ناواقف ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس سلسلہ کو اس زمانہ میں قائم کرنے کی غرض ہی خدمت اسلام اگر اس میں ہو کر بھی ہم خدمتِ اسلام میں حصہ نہیں لیتے تو عملی رنگ میں ہم اس سلسلہ میں نہیں کہلا سکتے۔ اور فرضی طور پر ایک ایسے سلسلہ میں رہنے سے حاصل کیا ہے جو دُنیا کیطرف سے مورد طعن و ملامت ہو رہا ہے اور تکفیر کا نشانہ بن رہا ہے۔ ایمانی رنگ میں یہ ماننا کہ حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھے اور وہی مسیح و مہدی تھے جس کے آنے کا وعدہ دیا گیا تھا اور عملی رنگ میں اسلام کی خدمت میں لگے رہنا یہ دونوں امر سلسلہ میں شمولیت کے لئے ضروری ہیں۔

جیسا کہ اگر یہ سلسلہ خدانخواستہ خدمت اسلام کے کام کو چھوڑ دے تو پھر یہ مسیح موعود کا سلسلہ نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح پر اگر کوئی شخص سلسلہ میں شامل ہو کر خدمت اسلام کے کام کو چھوڑتا ہے تو پھر یہ مسیح موعود کا سلسلہ نہیں کہلا سکتا اسی طرح پر اگر کوئی شخص اس سلسلہ میں شامل ہو کر خدمت اسلام کے کام کو چھوڑتا ہے تو وہ بھی عملی طور پر سلسلہ میں داخل نہیں کہا جا سکتا۔ خدمت اسلام کے کیا کیا پہلو ہیں ان کی بنیاد خود بانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھدی ہے۔ اور انہی کاموں میں حصہ لیکر ہم عملی طور پر اس سلسلہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔ انہی کاموں کو چلانے کے لئے ایک یہ تجویز ہے جو اس وقت آپ کی خدمت میں پیش کیجاتی ہے۔

دو پیسے فی روپیہ اپنی آمد میں سے اس سلسلہ کے لئے کاٹ دینا کوئی ایسی درخواست نہیں جسے غریب سے غریب شخص بھی جو اس سلسلہ میں شامل ہے پورا نہ کر سکتا ہو۔ یہ کوئی جان کی قربانی نہیں۔ کوئی عزت و وجاہت کی قربانی نہیں۔ ان بڑی بڑی دنیوی اُمیدوں کی قربانی نہیں جو ہر ایک دل میں ہوتی ہیں ہاں ایک مالی قربانی ہے اور وہ بھی بہت چھوٹے پیمانہ پر۔ مگر یاد رکھو کہ اس تمہاری چھوٹی سی قربانی سے دنیا میں عظیم الشان کام ہو سکتے ہیں کتنی چھوٹی سی بات ہے جو شخص سولہ روپیہ ماہوار کماتا ہے وہ یہی سمجھ لے کہ میں سولہ نہیں ساڑھے پندرہ کماتا ہوں جو بتیس روپیہ کماتا ہے وہ اپنے نفس کو آسانی سے سمجھا سکتا ہے کہ میں بتیس نہیں اکتیس کماتا ہوں۔ یاد رکھو کہ اس چھوٹے سے حصہ کے کاٹ دینے میں تمہارا نقصان کوئی نہیں اور فائدہ بہت سے ہیں۔ اس حصہ کے خدا کی راہ میں خلوص نیت سے کاٹ دینے سے تمہارے اموال پاک ہو جائینگے اور ان میں برکت ہوگی۔ تمہارے ایمان عملی رنگ اختیار کرکے مضبوط ہو جائینگے۔ تم انصار اللہ کہلاؤ گے۔ تم دنیا میں بڑے بڑے کاموں کو سرانجام دیکر ایک بڑی قوم بنجاؤ گے۔ تم اللہ کے نزدیک اجر و ثواب کے مستحق ٹھہرو گے تم سے پہلے ان لوگوں نے جن کے نقش قدم پر تمہیں چلنے کا دعویٰ ہے وہ وہ قربانیاں کرکے دکھائی ہیں۔ کہ مالوں گھروں جائدادوں قریبیوں۔ رشتہ داروں عزت و وجاہت سب کچھ قربان کرکے آخر جانیں بھی قربان کر دیں۔ ان کے نام آسمان پر روشن ستاروں کی طرح دنیا کے آخر تک چمکینگے۔ ان مثالوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو اور اسی راہ پر قدم مارنے کی کوشش کرو۔ اگر تم میں سے وہ اشخاص ہیں جنھوں نے

سکرٹری صاحب کا خط

ذیل میں ہم جناب سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ کا ایک خط چھاپتے ہیں اور اُمید کرتے ہیں کہ تمام احمدی برادران اسپر کامل توجہ فرماوینگے۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرم بندہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کانفرنس انجمنہائے احمدیہ کے اجلاس منعقدہ ۲۰- دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء میں منجملہ اور امور کے جو پیش ہوئے ایک اہم امر مجلس معتمدین کی یہ تجویز تھی کہ جملہ انجمن ہائے احمدیہ کوشش کریں کہ ان کے سب ممبران کم از کم بحساب دو پیسہ فی روپیہ اپنی ماہوار آمد میں سے سلسلہ کی چار بڑی مدات۔ یعنی لنگر خانہ ہائی اسکول مدرسہ احمدیہ اور اشاعت اسلام کے لئے چندہ دیں اور کہ ایسے معاونین کی تعداد کو دس ہزار تک پہنچانے کی کوشش کیجاوے۔ جس جوش اور اخلاص سے مختلف انجمنوں کے سکرٹری یا پریذیڈنٹ صاحبان نے اس موقعہ پر اس تجویز کی تائید کی اس سے مجھے یقین ہوتا ہے کہ کانفرنس کی اس کارروائی کی بنا پر جو اپیل میں آپکی خدمت میں اسوقت کرتا ہوں وہ بے سود نہ ہوگی۔

گذشتہ سال کی آمد پر جب میں نظر کرتا ہوں جس کی اطلاع مفصل عنقریب آپ کو بذریعہ مطبوعہ رپورٹ پہنچیگی تو اس میں چار مدات مذکورہ بالا کی کل آمد اس سال کی ۲۰۱۵۹-۸-۰ نظر آتی ہے۔ جس میں سے نصف سے کچھ زیادہ یعنی ۱۰۵۲۲-۷-۳ لنگر خانہ کی آمد ہے اور نصف سے کچھ کم باقی تینوں مدات کی تعلیم الاسلام ۴۹۳۵-۸-۷۔ اشاعت اسلام ۳۲۱۷-۱۱-۹ مدرسہ احمدیہ ۱۲۷۳-۱۲-۶۔ ان میں سے دو مدات ایسی ہیں جن کی آمد کا ذریعہ سوائے چندہ کے کچھ نہیں یعنی لنگر خانہ اور مدرسہ احمدیہ۔ اور دوسری دو مدات یعنی تعلیم الاسلام ہائی سکول میں علاوہ چندہ کے سرکاری گرانٹ۔ عید فنڈ۔ فیس کی آمد اور اشاعت اسلام میں فروخت رسالہ کی آمد علاوہ چندہ کے ہے جس کا نتیجہ یہ ہے جیسا کہ رپورٹ سے آپ کو معلوم ہوگا کہ ہائی سکول کو چھوڑکر جسکو مختلف قسموں کی مدد پہنچنے سے دوسرے ذرائع سے خاصی آمد ہوجاتی ہے یعنی چار ہزار روپے کے قریب فیس کی آمد اور تین ہزار سے اوپر سرکاری گرانٹ اور عید فنڈ کی آمد باقی تینوں مدات میں خرچ آمد سے بڑھ رہا۔ اس طرح پر کہ اشاعت اسلام میں خرچ آمد سے ۹۷۰ زیادہ ہے۔ مدرسہ احمدیہ میں ۱۱۹۹- اور لنگر خانہ میں ۱۰۲۵- یہ تو گذشتہ حالت ہے اور آئندہ کے لئے اس سے بھی زیادہ مشکلات نظر آتی ہیں۔ ایک مدرسہ احمدیہ کے لئے ہی ۵۹۴۴ یعنی قریباً چھ ہزار روپیہ خرچ کا اس سال میں بکار ہے اور یہ خرچ سوائے چندہ کے اور کسی طرح پورا نہیں ہوسکتا۔ ادھر آمد کا اگر یہی حال ہے تو بارہ تیرہ سو سے بڑھنے کی اُمید کم ہے یہی وہ حالت ہے جسپر غور کرکے گذشتہ سے پیوستہ سال کی رپورٹ میں اس امر کی طرف احباب کو توجہ دلائی گئی تھی کہ ہم انجمنوں کے ذریعے صرف دسہزار آدمیوں سے بھی باقاعدہ چندہ وصول کرسکیں اور یہ دسہزار آدمی عہد کرلیں کہ وہ اپنی آمد میں سے دو پیسے فی روپیہ اس سلسلہ کی اغراض لنگر خانہ۔ مدرسہ احمدیہ و اشاعت اسلام کے لئے دینگے۔ تو پانچہزار روپے ماہوار یا ساٹھ ہزار روپے سالانہ کی مستقل آمد اس ذریعہ سے ہوسکتی ہے۔"

اب ایک اور سال کا تجربہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ ہمیں اس تجویز کو عملی رنگ میں لانے کے لئے کوئی دن کیا کچھ گھنٹے بھی ضائع نہیں کرنے چاہئیں۔ اور جس طرح ممکن ہو اس تجویز کو عملی جامہ بہت جلد پہنانا چاہئے۔ مجلس معتمدین اور پھر کانفرنس انجمنہائے احمدیہ نے بھی اس ضرورت کو سخت محسوس کیا ہے اور اس لئے ان سب باتوں کو آپ کی خدمت میں پیش کرکے میں یہ درخواست آپ کی خدمت میں کرتا ہوں کہ آپ اس امر کو کسی قریب تر اجلاس انجمن میں پیش کرکے ان سب احباب کو جو اس سلسلہ میں شامل ہیں پرزور تحریک کریں کہ وہ اس تجویز پر کاربند ہوں۔ مانا کہ ہماری کوئی قہری حکومت نہیں۔ ہم کسی کو مجبور نہیں کرسکتے کہ ضرور اتنا چندہ دو اور وعدہ کرکے وقت پر نہ دے تو ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں کہ ہم جبراً اس موعودہ رقم کو بھی وصول کرسکیں۔ لیکن کیا اس سلسلہ میں جو لوگ داخل ہوتے ہیں وہ جبراً ہوئے ہیں یا اب اُن کو کوئی مجبور کرسکتا ہے کہ وہ اس میں شامل رہیں۔ ہمارے جو احباب انشراح صدر سے اس سلسلہ میں شامل ہیں۔ اور میں یقین کرتا ہوں کہ سب احباب انشراح صدر ہی سے اس میں شامل ہیں کیا وہ اس بات سے ناواقف ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس سلسلہ کو اس زمانہ میں قائم کرنی کی غرض ہے ہی خدمت اسلام اگر اس میں ہوکر بھی ہم خدمتِ اسلام میں حصہ نہیں لیتے تو عملی رنگ میں ہم اس سلسلہ میں نہیں کہلا سکتے۔ اور فرضی طور پر ایک ایسے سلسلہ میں رہنے سے حاصل کیا ہے جو دُنیا کیطرف سے مورد طعن و ملامت ہو رہا ہے اور تکفیر کا نشانہ بن رہا ہے۔ ایمانی رنگ میں یہ ماننا کہ حضرت مرزا غلام احمدؐ صاحب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھے اور وہی مسیح و مہدی تھے جس کے آنے کا وعدہ دیا گیا تھا اور عملی رنگ میں اسلام کی خدمت میں لگے رہنا یہ دونوں امر سلسلہ میں شمولیت کے لئے ضروری ہیں۔

جیسا کہ اگر یہ سلسلہ خدانخواستہ خدمت اسلام کے کام کو چھوڑ دے تو پھر یہ مسیح موعود کا سلسلہ نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح پر اگر کوئی شخص سلسلہ میں شامل ہوکر خدمت اسلام کے کام کو چھوڑتا ہے تو پھر یہ مسیح موعود کا سلسلہ نہیں کہلا سکتا اسی طرح پر اگر کوئی شخص اس سلسلہ میں شامل ہوکر خدمت اسلام کے کام کو چھوڑتا ہے تو وہ بھی عملی طور پر سلسلہ میں داخل نہیں کہا جاسکتا۔ خدمت اسلام کے کیا کیا پہلو ہیں ان کی بنیاد خود بانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھدی ہے۔ اور انہی کاموں میں حصہ لیکر ہم عملی طور پر اس سلسلہ میں داخل ہوسکتے ہیں۔ انہی کاموں کو چلانے کے لئے ایک یہ تجویز ہے جو اس وقت آپ کی خدمت میں پیش کیجاتی ہے۔

دو پیسے فی روپیہ اپنی آمد میں سے اس سلسلہ کے لئے کاٹ دینا کوئی ایسی درخواست نہیں جسے غریب سے غریب شخص بھی جو اس سلسلہ میں شامل ہے پورا نہ کرسکتا ہو۔ یہ کوئی جان کی قربانی نہیں۔ کوئی عزت و وجاہت کی قربانی نہیں۔ ان بڑی بڑی دنیوی اُمیدوں کی قربانی نہیں جو ہر ایک دل میں ہوتی ہیں ہاں ایک مالی قربانی ہے اور وہ بھی بہت چھوٹے پیمانہ پر۔ مگر یاد رکھو کہ اس تمھاری چھوٹی سی قربانی سے دنیا میں عظیم الشان کام ہوسکتے ہیں کتنی چھوٹی سی بات ہے جو شخص سولہ روپیہ ماہوار کماتا ہے وہ یہی سمجھ لے کہ میں سولہ نہیں ساڑھے پندرہ کماتا ہوں جو بتیس روپیہ کماتا ہے وہ اپنے نفس کو آسانی سے سمجھا سکتا ہے کہ میں بتیس نہیں اکتیس کماتا ہوں۔ یاد رکھو کہ اس چھوٹے سے حصہ کے کاٹ دینے میں تمھارا نقصان کوئی نہیں اور فائدہ بہت سے ہیں۔ اس حصہ کے خدا کی راہ میں خلوص نیت سے کاٹ دینے سے تمھارے اموال پاک ہوجائینگے اور ان میں برکت ہوگی۔ تمھارے ایمان عملی رنگ اختیار کرکے مضبوط ہوجائینگے۔ تم انصار اللہ کہلاؤ گے۔ تم دنیا میں بڑے بڑے کاموں کو سرانجام دیکر ایک بڑی قوم بنجاؤ گے۔ تم اللہ کے نزدیک اجر و ثواب کے مستحق ٹھہرو گے تم سے پہلے ان لوگوں نے جن کے نقش قدم پر تمہیں چلنے کا دعویٰ ہے وہ وہ قربانیاں کرکے دکھائی ہیں۔ کہ مالوں گھروں جائدادوں قریبیوں۔ رشتہ داروں عزت و وجاہت سب کچھ قربان کرکے آخر جانیں بھی قربان کردیں۔ ان کے نام آسمان پر روشن ستاروں کی طرح دنیا کے آخر تک چمکینگے۔ ان مثالوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو اور اسی راہ پر قدم مارنے کی کوشش کرو۔ اگر تم میں سے وہ اشخاص ہیں جنھوں نے

اپنی کُل کی کُل اُمیدوں کو خدا کی راہ میں قربان کر دیا۔ جنھوں نے اپنے مالوں کے بڑے حصّے کو خدا کی راہ میں صرف کر دیا۔ تو تم خود ہی غور کر کے دیکھ لو کہ آیا وہ فی الواقع دُنیا میں غریب و ذلیل ہو گئے اور معیشت کی تنگی اُنپر وارد ہو گئی؟ اور اگر تم میں سے وہ اشخاص ہیں جنھوں نے اپنے مالوں کے کسی معتد بہ حِصّہ کو اس راہ میں آجتک صرف نہیں کیا تو کیا وہ اس کے نہ دینے سے دُنیا میں معزز اور امیر بنگئے ہیں؟ یہ مال جو تم کماتے ہو یہ تو کسی نہ کسی طرح فنا ہوتے چلے ہی جا ئینگے مبارک ہے وہ جو ان کے کسی حصّہ کو قربان کر دیتا ہے کیونکہ یہی وہ حِصّہ ہے جو بیج کیطرح بویا جاتا ہے اور جو آخر کار وہ ثمر لاتا ہے جو انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا پس اب بھی گذشتہ نُقصان کی تلافی کے لئے کمربستہ ہو جاؤ۔ ہمت کے آگے سب مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں ÷

یاد رہے کہ اس تحریک سے یہ غرض ہے کہ (۱) جو احباب ابتک چندہ نہیں دیتے یا دو پیسے فی روپیہ یعنی اپنی آمد کے بتیسویں حصہ سے کم چندہ دیتے ہیں ان سے کم از کم اس حساب سے چندہ لیا جاوے نہ یہ کہ جو احباب اب زیادہ چندہ دیتے ہیں وہ اسے کم کر دیں (۲) چندہ کی وصولی باقاعدہ ماہوار ہو جاوے۔ دینے والے بھی یہ کوشش کریں کہ مہینے کے مہینے اس رقم کو شروع ہی سے کاٹ کر الگ کر دیں اور وصول کرنے والے بھی یہ کوشش کریں کہ وہ دوسرے مہینے تک بقایا نہ رہنے دیں کیونکہ اس طرح سے دینے والے کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ (۳) نئی فہرستیں اگر ممکن ہو تو ۳۱- جنوری تک ورنہ اخیر فروری تک ضرور دفتر سکرٹری میں پہنچ جانی چاہئیں۔ تاکہ یہاں بھی حساب کتاب معہ چندہ دہندگان کا کھول دیا جاوے۔ اور بقایا وغیرہ کا مطالبہ کیا جا سکے ÷

نوٹ جو احباب وصیت کی رُو سے دسواں حصہ آمد دیتے ہیں ان کے سب چندے اسی دسویں حصہ میں شامل سمجھے جاوینگے ÷

نوٹ یہ نہایت ضروری ہے کہ اس جلسہ انجمن میں سب احباب کو جمع کرنے کی کوشش کی جاوے۔ اور جو نہ شامل ہو سکیں اُن کو اس تجویز میں شامل کرنے کے لئے ہر ایک انجمن میں سے ایسے دو تین مستعد احباب جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ یہ جوش ڈالے ان کے پاس گھروں میں جاویں اور حتی الوسع یہ کوشش ہو کہ کوئی فرد اس سے باہر نہ رہے۔ والسلام

خاکسار محمد علی - سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

مورخہ ۱۰- جنوری ۱۹۱۱ء

گذرا ہوا زمانہ

(از ماسٹر عبد الرحیم صاحب نیر)

آتا ہے یاد مجھ کو دارالاماں میں آنا	دارالاماں میں آنا احمدؐ کا خود بُلانا
کچھ تھوڑا تھوڑا کر کے اکسال بھر بچانا	تھوڑا سا خرچ کر کے ڈھیروں نفع کمانا
اپنے مسیح کا پھر مسجد کی چھت پہ آنا	اُس منہ کو دیکھتے ہی دل کا سرور پانا
احباب سارے لیکر دربار کا لگانا	تشریف آپ رکھ کر وہ انجمن سجانا
کر میٹھی میٹھی باتیں حضرت کا مُسکرانا	غنچوں کا اپنے دل کے دم دم پہ کھِلتے جانا
اللہ کی معرفت کا وہ کھولنا خزانہ	بھر پور سبکو کرنا ان گنت زر لُٹانا
آہ یاد آیا مجھکو ان پاؤں کا دبانا	کنا رحوں پہ اولیا کے لابدہے جنکا آنا
احمد کی خاکپا ہوں مولا مجھے بچانا	محشر میں یاد رکھنا ان پاؤں کا دبانا (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا شکستہ نواز ہے

۱۴ جنوری ۱۹۱۱ء کی گذشتہ شب کو یہ عاجز کسی سبب سے بیدار رہا تو میرے دل میں خیال آیا کہ یہ سخت سردیوں کے دن ہیں اور اکثر بھائیوں کے پاس جو تحصیل رضاء الٰہی کے لئے قادیان میں آئے ہیں لحاف نہیں ہیں۔ اور کوئی نہ کوئی مسافر دوسرے تیسرے روز ایسا آ جاتا ہے جس کے پاس بستر وغیرہ نہیں ہوتا ہے۔ اب تک ۲۷ لحاف اس عاجز نے بنائے ہیں کچھ خلیفۃ المسیح نے بھی بنوائے ہیں۔ نیز چند کمیٹی نے کل شاید چالیس پچاس اشخاص جمع ہونگے۔ لیکن قادیان میں کم از کم سو ضعفاء جمع ہیں اور آئندہ آمد کا دروازہ کھُلا ہے اور سردیاں امسال حد سے زیادہ پڑی ہیں اور بارشیں پیچھا نہیں چھوڑتیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امسال سرما کا موسم مقدار سے زیادہ دیر تک رہیگا۔ نیچے تو بیچارے مسافر کسیر گھاس بچھا لیتے ہیں۔ لیکن اوپر کے لئے ضرور آجکل لحاف چاہئیں جن کی بہت کمی ہے۔ اس لئے مسافر اور ضعفاء مجھ سے مانگتے ہیں۔ کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ میں ضعفاء کا مہتمم بن بیٹھا ہوں۔ مگر میں حیران ہوں کہ اب لحاف ہو چکے اور ہنوز مانگ باقی ہے۔ میں کیا کروں اس پریشانی میں میری نیند اُچاٹ ہو گئی اور بیقراری بڑھنے لگی۔ یہانتک کہ میں چشم پر آب ہو گیا میرے دل نے اپنے مالک رب کیطرف رجوع کیا اور خواہش پیدا ہوئی کہ اس معاملہ میں اس طرف سے کچھ مدد ملے۔ اسوقت میرے دل میں کچھ القا ہوا جس سے میں اطمینان پاکر سو رہا۔ صبح کو میں نے بعد نماز اپنے دوستوں سے مسجد میں اس طرح اظہار کیا کہ بنی اسرائیل میں ایک فاحشہ زانیہ تھی وہ کہیں جاتی تھی کہ راہ میں اتفاقاً وہ کسی کنوئیں میں پانی پینے کے لئے اُتری جس میں لوگ اُترکر پانی پیا کرتے تھے۔ جب وہ پانی پیکر اوپر آئی تو اس نے دیکھا کہ ایک کتا شدت پیاس سے کیچڑ چاٹتا ہے اُس عورت کے دل میں اُس کتے کی حالت پر رحم آیا اور وہ دوبارہ کنوئیں میں اُتری۔ اور اپنے پاؤں کے موزہ میں پانی بھر کر منھ سے پکڑ کر اوپر چڑھی۔ اور اُس کتے کو پانی پلایا۔ اُس زانیہ کے اس فعل پر اللہ تعالیٰ ایسا راضی ہوا کہ اُسکو بہشت میں داخل کر دیا۔ یعنی اس فعل نیک کی برکت سے وہ تائب ہوئی اور بعد مرنے کے جنّت میں داخل ہوئی ÷

اب میں اپنے عزیز دوستوں احمدیوں سے سوال کرتا ہوں کہ ہمارے احمدی بھائی اُس بنی اسرائیل کی زانیہ سے اپنے آپ کو بہتر سمجھتے یا بہتر بنانا چاہتے ہیں یا نہیں۔ اور شفقت علیٰ خلق اللہ معاذاللہ کیا ان میں اس زانیہ سے بھی کم ہے اور یہ ہمارے بھائی احمدی اپنے احمدی بھائیوں کو جو دور دراز ملکوں سے تحصیل رضائے الٰہی کے لئے قادیان میں جمع ہیں اس کتّے جیسا بھی نہیں سمجھتے جسکو رحم کر کے اس زانیہ نے جنّت حاصل کی تھی اور کیا ہمارے بھائی جنّت [illegible] خواہشمند نہیں بیشک ہمارے بھائی اپنے بھائیوں کو کتّے سے زیادہ پیارا [illegible] جنّت کے بھی خواہشمند ہیں لیکن مجھے خیال ہے کہ وہ اپنے غریب بھائیوں کی بیکسی پر مطلع نہیں ہیں۔ لہٰذا میں انھیں مطلع کرتا ہوں کہ موسم سخت سرما کا ہے اور ہنوز جاتا نظر نہیں آتا اور لحاف و کمّل کی یہاں نہایت ضرورت ہے۔ کل احمدی جماعت توجہ فرماوے۔ لحاف کمّل یا روپیہ سے ہماری مدد کرے۔ جسقدر جلد ممکن ہو ہمارے احمدی دوست ہماری دستگیری فرماویں۔ روپیہ بھیجیں تاکہ ہم خود لحاف بنالیں یا لحاف و کمّل خود بنا کر و خرید کر عنایت کریں۔ ایسا نہو تا تریاق از عراق آوردہ شود۔ مار گزیدہ مردہ شود۔ حدیث شریف میں ہے من لا یرحم لا یرحم جو کسی پر رحم نہیں کرتا اُسپر خدا بھی رحم نہیں فرماتا۔ وما علینا الا البلاغ

المشتہر ناصر نواب قادیان - ۱۵- جنوری ۱۹۱۱ء

اپنی کل کی کل اُمیدوں کو خدا کی راہ میں قربان کر دیا۔ جنھوں نے اپنے مالوں کے بڑے حصّے کو خدا کی راہ میں صرف کر دیا۔ تو تم خود ہی غور کر کے دیکھ لو کہ آیا وہ فی الواقع دُنیا میں غریب و ذلیل ہو گئے اور معیشت کی تنگی اُنپر وارد ہو گئی؟ اور اگر تم میں سے وہ اشخاص ہیں جنھوں نے اپنے مالوں کے کسی معتد بہ حصّہ کو اس راہ میں آجتک صرف نہیں کیا تو کیا وہ اس کے نہ دینے سے دُنیا میں معزز اور امیر بنگئے ہیں؟ یہ مال جو تم کماتے ہو یہ تو کسی نہ کسی طرح فنا ہوتے چلے ہی جاتے مگر مبارک ہے وہ جو ان کے کسی حصّہ کو قربان کر دیتا ہے کیونکہ یہی وہ حصّہ ہے جو بیج کیطرح بویا جاتا ہے اور جو آخر کار وہ ثمر لاتا ہے جو انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا پس اب بھی گذشتہ نقصان کی تلافی کے لئے کمربستہ ہو جاؤ۔ ہمت کے آگے سب مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں:

یاد رہے کہ اس تحریک سے یہ غرض ہے کہ (۱) جو احباب ابتک چندہ نہیں دیتے یا دو پیسے فی روپیہ یعنی اپنی آمد کے بتیسویں حصہ سے کم چندہ دیتے ہیں ان سے کم از کم اس حساب سے چندہ لیا جاوے نہ یہ کہ جو احباب اب زیادہ چندہ دیتے ہیں وہ اسے کم کر دیں (۲) چندہ کی وصولی باقاعدہ ماہوار ہو جاوے۔ دینے والے بھی یہ کوشش کریں کہ مہینے کے مہینے اس رقم کو شروع ہی سے کاٹ کر الگ کر دیں اور وصول کرنے والے بھی یہ کوشش کریں کہ وہ دوسرے مہینے تک بقایا نہ رہنے دیں کیونکہ اس طرح سے دینے والے کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ (۳) نئی فہرستیں اگر ممکن ہو تو ۳۱ - جنوری تک ورنہ اخیر فروری تک ضرور دفتر سکرٹری میں پہنچ جانی چاہئیں۔ تاکہ یہاں بھی حساب کتاب جملہ چندہ دہندگان کا کھول دیا جاوے۔ اور بقایا وغیرہ کا مطالبہ کیا جا سکے:

نوٹ جو احباب وصیت کی رُو سے دسواں حصہ آمد دیتے ہیں ان کے سب چندے اسی دسویں حصہ میں شامل سمجھے جاوینگے:

نوٹ یہ نہایت ضروری ہے کہ اس جلسہ انجمن میں سب احباب کو جمع کرنے کی کوشش کی جاوے۔ اور جو نہ شامل ہو سکیں اُن کو اس تجویز میں شامل کرنے کے لئے ہر ایک انجمن میں سے دو تین مستعد احباب جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ یہ جوش ڈالے ان کے پاس گھروں میں جاویں اور حتی الوسع یہ کوشش ہو کہ کوئی فرد اس سے باہر نہ رہے۔ والسلام

خاکسار **محمد علی** - سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

مورخہ ۱۰ - جنوری سنہ ۱۹۱۱ء

گذرا ہوا زمانہ

(از ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر)

آتا ہے یاد مجھ کو دارالاماں میں آنا — دارالاماں میں آنا احمدؐ کا خود بُلانا

کچھ تھوڑا تھوڑا کر کے اکسال بھر بچانا — تھوڑا سا خرچ کر کے ڈھیروں نفع کمانا

اپنے مسیح کا پھر مسجد کی چھت پہ آنا — اُس منھ کو دیکھتے ہی دل کا سرور پانا

احباب سارے لیکر دربار کا لگانا — تشریف آپ رکھ کر وہ انجمن سجانا

کر میٹھی میٹھی باتیں حضرت کا مُسکرانا — غنچوں کا اپنے دل کے دم دم پہ کھلتے جانا

اللہ کی معرفت کا وہ کھولنا خزانہ — بھرپور سبکو کرنا ان گنت زر لُٹانا

آہ یاد آیا مجھکو ان پاؤں کا دبانا — کندھوں پہ ادبا کے لابد ہے جنکا آنا

احمد کی خاکپا ہوں مولا مجھے بچانا — محشر میں یاد رکھنا ان پاؤں کا دبانا (باقی آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۱

خدا نکتہ نواز ہے

۱۴ - جنوری سنہ ۱۹۱۱ء کی گذشتہ شب کو یہ عاجز کسی سبب سے بیدار ہوا تو میرے دل میں خیال آیا کہ یہ سخت سردیوں کے دن ہیں اور اکثر بھائیوں کے پاس جو تحصیل رضاء الٰہی کے لئے قادیان میں آئے ہیں لحاف نہیں ہیں۔ اور کوئی نہ کوئی مسافر دوسرے تیسرے روز ایسا وارد ہوتا ہے جس کے پاس بستر وغیرہ نہیں ہوتا ہے۔ اب تک ۲۷ لحاف اس عاجز نے بنائے ہیں کچھ خلیفۃ المسیح نے بھی بنوائے ہیں۔ نیز چندہ کمیٹی نے کل شاید چالیس پچاس انتھا دیے ہونگے۔ لیکن قادیان میں کم از کم سو ضعفاء جمع ہیں اور آئندہ آمد کا دروازہ کھُلا ہے اور سردیاں امسال حد سے زیادہ پڑی ہیں اور بارشیں پیچھا نہیں چھوڑتیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امسال سرما کا موسم مقدار سے زیادہ دیر تک رہیگا۔ نیچے تو بیچارے مسافر کسیر گھاس بچھا لیتے ہیں۔ لیکن اوپر کے لئے ضرور آجکل لحاف چاہئیں جن کی بہت کمی ہے۔ اس لئے مسافر اور ضعفاء مجھ سے مانگتے ہیں۔ کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ میں ضعفاء کا مہتمم بن بیٹھا ہوں۔ مگر میں حیران ہوں کہ اب لحاف ہو چکے اور ہنوز مانگ باقی ہے۔ میں کیا کروں اس پریشانی میں میری نیند اُچاٹ ہو گئی اور بیقراری بڑھنے لگی۔ یہانتک کہ میں چشم پر آب ہو گیا میرے دل نے اپنے مالک رب کیطرف رجوع کیا اور خواہش پیدا ہوئی کہ اس معاملہ میں اس طرف سے کچھ مدد ملے۔ اسوقت میرے دل میں کچھ القا ہوا جس سے میں اطمینان پا کر سو رہا۔ صبح کو میں نے بعد نماز اپنے دوستوں سے مسجد میں اس طرح اظہار کیا کہ بنی اسرائیل میں ایک فاحشہ زانیہ تھی وہ کہیں جاتی تھی کہ راہ میں اتفاقاً وہ کسی کنوئیں میں پانی پینے کے لئے اُتری جس میں لوگ اُتر کر پانی پیا کرتے تھے۔ جب وہ پانی پیکر اوپر آئی تو اس نے دیکھا کہ ایک کُتا شدت پیاس سے کیچڑ چاٹتا ہے اُس عورت کے دل میں اُس کُتے کی حالت پر رحم آیا اور وہ دوبارہ کنوئیں میں اُتری۔ اور اپنے پاؤں کے موزہ میں پانی بھر کر منھ سے پکڑ کر اوپر چڑھی۔ اور اُس کُتے کو پانی پلایا۔ اُس زانیہ کے اس فعل پر اللہ تعالیٰ ایسا راضی ہوا کہ اُسکو بہشت میں داخل کر دیا۔ یعنی اس فعل نیک کی برکت سے وہ تائب ہوئی اور بعد مرنے کے جنت میں داخل ہوئی:

اب میں اپنے عزیز دوستوں احمدیوں سے سوال کرتا ہوں کہ ہمارے احمدی بھائی اُس بنی اسرائیل کی زانیہ سے اپنے آپ کو بہتر سمجھتے یا بہتر بنانا چاہتے ہیں یا نہیں۔ اور شفقت علیٰ خلق اللہ معاذ اللہ کیا ان میں اس زانیہ سے بھی کم ہے اور یہ ہمارے بھائی احمدی اپنے احمدی بھائیوں کو جو دور دراز ملکوں سے تحصیل رضائے الٰہی کے لئے قادیان میں جمع ہیں اس کُتے جیسا بھی نہیں سمجھتے جسکو رحم کر کے اس زانیہ نے جنت حاصل کی تھی اور کیا ہمارے بھائی جنت حاصل کرنے کے خواہشمند نہیں بیشک ہمارے بھائی اپنے بھائیوں کو کُتے سے زیادہ پیارا سمجھتے اور ضرور بہشت کے بھی خواہشمند ہیں لیکن مجھے خیال ہے کہ وہ اپنے غریب بھائیوں کی بیکسی پر مطلع نہیں ہیں۔ لہٰذا میں انھیں مطلع کرتا ہوں کہ موسم سخت سرما کا ہے اور ہنوز جاتا نظر نہیں آتا اور لحاف و کمّل کی یہاں نہایت ضرورت ہے۔ کل احمدی جماعت توجہ فرماوے۔ لحاف کمّل یا روپیہ سے ہماری مدد کرے۔ جسقدر جلد ممکن ہو ہمارے احمدی دوست ہماری دستگیری فرماویں۔ روپیہ بھیجیں تاکہ ہم خود لحاف بنا لیں یا لحاف و کمّل خود بنا کر و خرید کر عنایت کریں۔ ایسا نہو تا تریاق از عراق آوردہ شود۔ مارگزیدہ مردہ شود۔ حدیث شریف میں ہے من لا یرحم لا یرحم جو کسی پر رحم نہیں کرتا اُسپر خدا بھی رحم نہیں فرماتا۔ وما علینا الا البلاغ

المشتھر **ناصر نواب** قادیان - ۱۵ - جنوری سنہ ۱۹۱۱ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلسہ مذاہب منعقدہ الہ آباد

اور

ہماری شمولیت

(از ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب)

یہ خدا تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ اسلامی خدمت کے لئے خدا تعالیٰ نے محض احمدی جماعت کو چن لیا ہے ایک اہل بصیرت کے لئے یہ ایک غور کا مقام ہے اگر یہ سلسلہ - سلسلہ حقہ نہ ہوتا - تو ممکن تھا کہ خدا تعالیٰ اس سلسلہ کے بانی مبانی اور اوس کے بعد اس کے مختلف افراد کے شامل حال نصرت و فتحمندی کر دیتا - خود حضرت اقدس کے زمانے مین جب کبھی مذاہب غیر کے ساتھ اسلام کا معاملہ آپڑا تو حضرت کے ہاتھ سے ہی اسلام کو فتح نصیب ہوئی اور آپ کے بعد بھی یہی حالت ہوئی ابھی وہ کامیابی جو خدا تعالیٰ نے اسلام کو احمدی قلم و دماغ کے ذریعہ عطا کی اور جس طرح حضرۃ قبلہ مولوی محمد علی صاحب کی قلم کا نکلا ہوا مضمون کلکتہ مین سب دیگر مضامین پر غالب آیا - اس کی خوشی پر ہم ابھی سجدات شکر ادا کر رہے تھے - کہ خدا تعالیٰ نے ہمین ایک اور موقعہ پہلے سے بھی دوچند خوشی کا عطا فرمایا - الہ آباد مین پھر کانوشن ( ) کا انتظام ہوا اور امسال وہان مولوی محمد علی صاحب کو مدعو کیا گیا وہان جناب خواجہ کمال الدین صاحب کو بھی منتظمان جلسہ نے الگ طور پر مدعو کیا - علاوہ ازین لاہور - علی گڑھ کے بعض مشاہیر قوم نے بر استفسار سکرٹری جلسہ مذاہب خواجہ صاحب کو ہی اس کام کے لئے موزون قرار دیا -

حضرت مولوی محمد علی صاحب تو دیگر کارہائے ضروری کے باعث الہ آباد نہ جاسکے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے حضرت ماسٹر صدر الدین صاحب کو مولوی محمد علی صاحب کا مضمون پڑھنے کے لئے تجویز کیا - سات جنوری کی دوپہر کو خواجہ صاحب اور ماسٹر صاحب کی معیت مین عاجز راقم بھی الہ آباد کو روانہ ہوا - یہ سفر نہائت ہی خوشی اور سرور قلب کا موجب ہوا - فاصبحتم بنعمتہ اخوانًا کا ایک عجیب و غریب نقشہ قدم قدم پر نظر آیا - ایک خاصی تعداد احمدی برادران کی مشائعت کے طور پر ہمارے ساتھ تھی - جنھون نے ہماری کامیابی کے لئے بہت رو رو کر جناب باری مین دعا کی - جو دعا یقیناً مقبول ہوئی - امرتسر پہونچ کر سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب مدراسی جو مدراس کو جا رہے تھے - آملے - سیٹھ صاحب نے الہ آباد تک ہمارا ساتھ دیا - تمام راہ اس پیرانہ سالی مین آپ کی زندہ دلی ہم نوجوانون مین ایک تازہ زندگی کا روح پھونکتی تھی - خواجہ صاحب کے ساتھ سیٹھ صاحب کو خاص اونس معلوم ہوتا تھا وہ بار بار خواجہ صاحب کی خدمات کو یاد کرتے جو حضرت اقدس کی زندگی مین انہون نے کین اور حضرت اقدس مغفور کی خاص شفقت کو جو خواجہ صاحب کے حال پر مبذول تھی ذکر کرتے اور فرماتے کہ یہ اس خدمت اور شفقت کا نتیجہ ہے کہ ہمارے سلسلہ مین خاص کام کے لئے خدا تعالے نے ان کو چن لیا ہے - سیٹھ صاحب نے بہت نصیحت آمیز فقرہ فرمائے - اور خواجہ صاحب کو کہا کہ ہمیشہ دعا کرین کہ خدا تعالیٰ آپ کو نظر بد اور نظر حسد سے محفوظ رکھے آمین - آپنے وہ کام سر پر لیا ہے جس کا نبھانا محض اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے - آمین -

انبالہ کے اسٹیشن پر پہونچ کر برادر محمد یوسف صاحب احمدی ٹھیکیدار کمسریٹ کے صاحبزادہ معہ دیگر احباب موجود تھے معلوم ہوا کہ برادر محمد یوسف وہان نہین تھے لیکن ان کی غیر حاضری صرف اس لئے محسوس ہوئی کہ ان کی زیارت نہ ہوسکی - والا آپ کے صاحبزادہ نے صد درجہ کی محبت کا ثبوت دیا اور مہمان نوازی کے تمام مراسم بجالائے - عمدہ سے عمدہ کھانے اونھون نے ہمین کھانے کو دئے خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے اور اس روح پرفتوح کی برکات کو یاد کرتے ہم انبالہ سے رخصت ہوئے جس نے یہ یگانگت اور اخوت ہم مین پیدا کر رکھی ہے -

ماسٹر صدر الدین صاحب ہی اس قافلہ کے امیر تھے اور آپ ہی ہمارے امام تھے - ہم نے ریلوں مین بھی باجماعت نمازین پڑھین - خواجہ صاحب کا خیال تھا کہ ہم گاڑی کو ریزرو کرالین - لیکن وہ تو نہ ہوسکا - خدا تعالیٰ نے ویسے ہی گاڑی ریزرو[illegible]رے راہ مین کوئی بھی ہماری گاڑی مین نہ آیا - ہان کان پور مین ایک برہمن پنڈت ہماری گاڑی مین آگئے جس کا ذکر موقعہ پر کیا جاویگا -

انبالہ سے رخصت ہوکر بعد از فراغت نماز سب سو گئے رات بہت گذر گئی تھی - ٹنڈلے کے قریب ہم جاگ پڑے جہان نوافل مین مشغول ہوکر کامیابی کے لئے بہت رو رو کر دعائین مانگین - طلوع آفتاب سے پہلے ہم اٹاوہ کے اسٹیشن پر پہونچے اور برادران سلسلہ کا وہ سلوک دیکھا کہ جس کا ہم کو وہم بھی نہ تھا یہ سردی کا موسم اور صبح کا وقت - برادر صادق حسین صاحب کی طرف سے چاء پراٹھے سمبوسہ اور نہائت عمدہ گوشت پکا ہوا اسٹیشن پر موجود تھا - چاء کو گرم کرنے کے لئے انگیٹھی اور کوئلہ ہمراہ تھے - کھانے کو تو خدا ہر جگہ اچھے سے اچھا دیتا ہے اور دیگا - لیکن اس اخلاص اور محبت کو دیکھ کر جو ہمارے بھائی ہم سے رکھتے ہین بار بار خدا تعالیٰ کی جناب مین سجدات شکر ادا کرنے کو دل چاہتا تھا -

برادر صادق حسین صاحب وکیل کی محبت سے فائدہ اٹھا کر ہم آگے چلے - کان پور نو بجے کے بعد گاڑی پہونچی - اسٹیشن پر بھائی معراج الدین صاحب سینیٹری انسپکٹر کان پور معہ دیگر احمدی احباب کے موجود تھے اونھون نے ہمارے کھانے کا انتظام بھی کر رکھا تھا - کھانے کا وقت بھی آچکا تھا - ہم تردد مین تھے کہ ایک پنڈت جی مہاراج گاڑی مین آگئے - ہم نے تو نہائت خوشی سے ان کا استقبال کیا اور ان کو کہا کہ وہ ہمارے ساتھ گاڑی مین بیٹھ جاوین - لیکن جب اون کے مشام مین اس پرشاد کی خوشبو پہونچی تو اونھون نے گاڑی کو چھوڑنا ہی پسند کیا - خواجہ صاحب نے اس موقعہ پر فرمایا - کہ عجیب انقلاب ہے - کہ رگوید کے دیوتاؤن کو تو اس مہاپرشاد کے لئے اکاش سے بلاتے ہین اور وہ بالفاظ رگوید اس مہاپرشاد کی خوشبو کے لئے اپنے نتھنون کو کھولین اور یہ پنڈت جی جو اون کے پجاری ہین آج اسی سید الطعام لحم کی خوشبو سے بھاگ جاوین شاید اسی لئے ان دیوتاؤن نے بھی ان کو چھوڑ دیا -

کان پور سے روانہ ہوکر آخر کار گاڑی ایک بجے دوپہر کے الہ آباد پہونچی جہان سے ہم سیٹھ صاحب سے باویدہ نم جدا ہوئے - سیٹھ صاحب کی تھوڑی سی ہم سفری نے کچھ ایسی محبت ہمارے سینون مین بھر دی کہ اون کی اس جلد جدائی نے ہماری آنکھین پرنم کر دین - اسٹیشن پر برادران الہ آباد استقبالاً موجود تھے - جن کا ذکر انشاء اللہ آخر مین کیا جاویگا - دو بجے کے قریب ہم فرودگاہ مین پہونچے - چاء سے فارغ ہوکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے ادا کیگئی - چار بجے شام کے قریب ہم سب منتظمین جلسہ کی ملاقات کو گئے وہ بہت ہی خوش اخلاقی سے پیش آئے معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب کا پرچہ ابھی اون تک پہونچا ہی نہین تھا اور مولوی محمد علی صاحب کا پرچہ بھی ایک دن پہلے پہونچا تھا - بہرحال خواجہ صاحب کے پرچہ کی نقل اون کے پاس موجود تھی - مسٹر سارڈا چرن متر جو ہائیکورٹ کلکتہ کے جج رہ چکے ہین اور جو دراصل ان جلسہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلسہ مذاہب منعقدہ الہ آباد

اور

ہماری شمولیت

(از ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب)

یہ خدا تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ اسلامی خدمت کے لئے خدا تعالیٰ نے محض احمدی جماعت کو چُن لیا ہے ایک اہل بصیرت کے لئے یہ ایک غور کا مقام ہے اگر یہ سلسلہ۔ سلسلہ حقہ نہ ہوتا۔ تو ممکن تھا کہ خدا تعالیٰ اس سلسلہ کے بانی مبانی اور اوس کے بعد اس کے مخلف افراد کے شامل حال نصرت و فتحمندی کر دیتا۔ خود حضرت اقدس ؑ کے زمانے میں جب کبھی مذاہب غیر کے ساتھ اسلام کا معاملہ آپڑا تو حضرت کے ہاتھ سے ہی اسلام کو فتح نصیب ہوئی اور آپ کے بعد بھی یہی حالت ہوئی ابھی وہ کامیابی جو خدا تعالیٰ نے اسلام کو احمدی قلم و دماغ کے ذریعہ عطا کی اور جس طرح حضرۃ قبلہ مولوی محمد علی صاحب کی قلم کا نکلا ہوا مضمون کلکتہ میں سب دیگر مضامین پر غالب آیا۔ اس کی خوشی پر ہم ابھی سجدات شکر ادا کر رہے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں ایک اور موقعہ پہلے سے بھی دو چند خوشی کا عطا فرمایا۔ الہ آباد میں پھر کانوَنشن ( ) کا انتظام ہوا اور امسال جہاں مولوی محمد علی صاحب کو مدعو کیا گیا وہاں جناب خواجہ کمال الدین صاحب کو بھی منتظمان جلسہ نے الگ طور پر مدعو کیا۔ علاوہ ازیں لاہور۔ علی گڑھ کے بعض مشاہیر قوم نے بر استفسار سکرٹری جلسہ مذاہب خواجہ صاحب کو ہی اس کام کے لئے موزون قرار دیا۔

حضرت مولوی محمد علی صاحب تو دیگر کارہائے ضروری کے باعث الہ آباد نہ جا سکے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے حضرت ماسٹر صدر الدین صاحب کو مولوی محمد علی صاحب کا مضمون پڑھنے کے لئے تجویز کیا۔ سات جنوری کی دوپہر کو خواجہ صاحب اور ماسٹر صاحب کی معیت میں عاجز راقم بھی الہ آباد کو روانہ ہوا۔ یہ سفر نہائت ہی خوشی اور سرور قلب کا موجب ہوا۔ فاصبحتم بنعمتہ اخواناً کا ایک عجیب و غریب نقشہ قدم قدم پر نظر آیا۔ ایک خاصی تعداد احمدی برادران کی مشائعت کے طور پر ہمارے ساتھ تھی۔ جنھوں نے ہماری کامیابی کے لئے بہت رو رو کر جناب باری میں دُعا کی۔ جو دُعا یقیناً مقبول ہوئی۔ امرتسر پہونچ کر سیٹھ عبد الرحمن صاحب مدراسی جو مدراس کو جا رہے تھے۔ آ ملے۔ سیٹھ صاحب نے الہ آباد تک ہمارا ساتھ دیا۔ تمام راہ اس پیرانہ سالی میں آپ کی زندہ دلی ہم نوجوانوں میں ایک تازہ زندگی کا رُوح پھونکتی تھی۔ خواجہ صاحب کے ساتھ سیٹھ صاحب کو خاص اونس معلوم ہوتا تھا وہ بار بار خواجہ صاحب کی خدمات کو یاد کرتے جو حضرت اقدس کی زندگی میں انہوں نے کیں اور حضرت اقدس مغفور کی خاص شفقت کو جو خواجہ صاحب کے حال پر مبذول تھی ذکر کرتے اور فرماتے کہ یہ اس خدمت اور شفقت کا نتیجہ ہے کہ ہمارے سلسلہ میں خاص کام کے لئے خدا تعالےٰ نے ان کو چُن لیا ہے۔ سیٹھ صاحب نے بہت نصیحت آمیز فقرہ فرمائے۔ اور خواجہ صاحب کو کہا کہ ہمیشہ دُعا کریں کہ خدا تعالیٰ آپ کو نظر بد اور نظر حسد سے محفوظ رکھے آمین۔ آپ نے وہ کام سر پر لیا ہے جس کا نبھانا محض اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے۔ آمین۔

انبالہ کے اسٹیشن پر پہونچ کر برادر محمد یوسف صاحب احمدی ٹھیکیدار کسٹریٹ کے صاحبزادہ معہ دیگر احباب موجود تھے معلوم ہوا کہ برادر محمد یوسف وہاں نہیں تھے لیکن ان کی غیر حاضری صرف اس لئے محسوس ہوئی کہ ان کی زیارت نہ ہو سکی۔ والا آپ کے صاحبزادہ نے حد درجہ کی محبت کا ثبوت دیا اور مہمان نوازی کے تمام مراسم بجا لائے۔ عمدہ سے عمدہ کھانے اونھوں نے ہمیں کھانے کو دئے خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے اور اس رُوح پر فتوح کی برکات کو یاد کرتے ہم انبالہ سے رخصت ہوئے جس نے یہ یگانگت اور اخوت ہم میں پیدا کر رکھی ہے۔

ماسٹر صدر الدین صاحب ہی اس قافلہ کے امیر تھے اور آپ ہی ہمارے امام تھے۔ ہم نے ریلوں میں بھی باجماعت نمازیں پڑھیں۔ خواجہ صاحب کا خیال تھا کہ ہم گاڑی کو ریزرو کرالیں۔ لیکن وہ تو نہ ہو سکا۔ خدا تعالیٰ نے ویسے ہی گاڑی ریزرو کر دی۔ سارے راہ میں کوئی بھی ہماری گاڑی میں نہ آیا۔ ہاں کانپور میں ایک برہمن پنڈت ہماری گاڑی میں آگئے جس کا ذکر موقعہ پر کیا جاویگا۔

انبالہ سے رخصت ہو کر بعد از فراغت نماز ہم سب سو گئے رات بہت گذر گئی تھی۔ ٹنڈے کے قریب ہم جاگ پڑے جہاں نوافل میں مشغول ہو کر کامیابی کے لئے بہت رو رو کر دعائیں مانگیں۔ طلوع آفتاب سے پہلے ہم اٹاوہ کے اسٹیشن پر پہونچے اور برادران سلسلہ کا وہ سلوک دیکھا کہ جس کا ہم کو وہم بھی نہ تھا یہ سردی کا موسم اور صبح کا وقت۔ برادر صادق حسین صاحب کی طرف سے چاء پراٹھے سمبوسہ اور نہائت عمدہ گوشت پکا ہوا اسٹیشن پر موجود تھا۔ چاء کو گرم کرنے کے لئے انگیٹھی اور کوئلہ ہمراہ تھے۔ کھانے کو تو خدا ہر جگہ اچھے سے اچھا دیتا ہے اور دیگا۔ لیکن اس اخلاص اور محبت کو دیکھ کر جو ہمارے بھائی ہم سے رکھتے ہیں بار بار خدا تعالیٰ کی جناب میں سجدات شکر ادا کرنے کو دل چاہتا تھا۔

برادر صادق حسین صاحب وکیل کی محبت سے فائدہ اٹھا کر ہم آگے چلے۔ کانپور نو بجے کے بعد گاڑی پہونچی۔ اسٹیشن پر بھائی معراج الدین صاحب سینیٹری انسپکٹر کانپور معہ دیگر احمدی احباب کے موجود تھے انھوں نے ہمارے کھانے کا انتظام بھی کر رکھا تھا۔ کھانے کا وقت بھی آچکا تھا۔ ہم تردد میں تھے کہ ایک پنڈت جی مہاراج گاڑی میں آگئے۔ ہم نے تو نہائت خوشی سے ان کا استقبال کیا اور ان کو کہا کہ وہ ہمارے ساتھ گاڑی میں بیٹھ جاویں۔ لیکن جب اون کے مشام میں اس پرشاد کی خوشبو پہونچی تو انھوں نے گاڑی کو چھوڑنا ہی پسند کیا۔ خواجہ صاحب نے اس موقعہ پر فرمایا۔ کہ عجب انقلاب ہے۔ کہ رگوید کے دیوتاؤں کو تو اس مہا پرشاد کے لئے اکاش سے بلاتے ہیں اور وہ بالفاظ رگوید اس مہا پرشاد کی خوشبو کے لئے اپنے نتھنوں کو کھولیں اور یہ پنڈت جی جو اون کے پجاری ہیں آج اسی سید الطعام لحم کی خوشبو سے بھاگ جاویں شاید اسی لئے ان دیوتاؤں نے بھی ان کو چھوڑ دیا۔

کانپور سے روانہ ہو کر آخر کار گاڑی ایک بجے دوپہر کے الہ آباد پہونچی جہاں سے ہم سیٹھ صاحب سے بادیدہ نم جدا ہوئے۔ سیٹھ صاحب کی تھوڑی سی ہم سفری نے کچھ ایسی محبت ہمارے سینوں میں بھر دی کہ اون کی اس جلد جدائی نے ہماری آنکھیں پرنم کر دیں۔ اسٹیشن پر برادران الہ آباد استقبالاً موجود تھے۔ جن کا ذکر انشاء اللہ آخر میں کیا جاویگا۔ دو بجے کے قریب ہم فرودگاہ میں پہونچے۔ چاء سے فارغ ہو کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے ادا کیگئی۔ چار بجے شام کے قریب ہم سب منتظمین جلسہ کی ملاقات کو گئے وہ بہت ہی خوش اخلاقی سے پیش آئے معلوم ہوا کہ خواجہ صاحب کا پرچہ ابھی اون تک پہونچا ہی نہیں تھا اور مولوی محمد علی صاحب کا پرچہ بھی ایک دن پہلے پہونچا تھا۔ بہرحال خواجہ صاحب کے پرچہ کی نقل اون کے پاس موجود تھی۔ مسٹر سارا چرن مترجو ہائیکورٹ کلکتہ کے جج رہ چکے ہیں اور جو دراصل اس جلسہ

کی تُرنج روان میں وہ خواجہ صاحب کی آمد سن کر ملنے آئے اور نہایت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم تو پُرانے دوست ہیں اور یقین ہے کہ یہ دوستی مستحکم ہوگی اونہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم خصوصاً آپکی طرف معاملہ گاؤکشی میں نگاہ رکھتے ہیں اور ہم کو مدد کی امید ہے۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ یہ تو آپ لوگوں کے اختیار میں ہے۔ ہمارے مرشد و آقا نے آپ کو پیغام صلح دے رکھا ہے اور اس کی بعض شرائط کے پورا ہونے پر آپکے ساتھ چار لاکھ سے زیادہ احمدیوں کی ہمدردی معاملہ گاؤکشی میں ہو سکتی ہے۔

اِدہر اُدہر کی اور گفتگو ہوئی اور ہم اپنی فرودگاہ میں آئے یہ ۸ ماہ جنوری تھی اور اسی شام کو خواجہ صاحب کا لکچر مسلم کلب الٰہ آباد میں تھا۔ لیکچر کا مضمون تھا "زندہ اور کامل نبی" یہ کلب دراصل مسلمان تعلیم یافتہ جماعت کی طرف سے ہے۔ اور لکچر میں بھی کثرت سے تعلیم یافتہ نوجوان ہی نظر آئے اہل کلب نے تو اس مکان کو لکچر کے لئے کافی سمجھ رکھا تھا لیکن ابھی لکچر شروع بھی نہ ہوا تھا کہ کلب کا مکان خلقت کے ہجوم سے معمور ہوگیا۔ اور سیڑھیاں بھی مکان کی بھرگئیں۔ لکچر کے پریزیڈنٹ مولوی رحمت اللہ خان صاحب وکیل ہائیکورٹ الٰہ آباد تھے۔ آپ نہایت ہی متین اور سنجیدہ طبع انسان تھے آپنے جو ابتدائی ریمارکس کئے اس نے ہم سب کو حیران کردیا۔ ایک احمدی پریزیڈنٹ سے اُن الفاظ کی ہم توقع نہ کرسکتے تھے جو پریزیڈنٹ جلسہ نے ہماری جماعت کے اور ہمارے کارکنوں کے حق میں فرمائے۔

آپنے فرمایا کہ ہم ان بزرگوں کے جس قدر ممنون ہوں تھوڑے ہیں آپنے اس قدر لمبا سفر گوارا کرکے ایک ایسے وقت میں ہماری عزتوں کو بچالیا۔ جب اس میدان جنگ مذاہب میں ہم اپنے علما سے مایوس ہوچکے تھے۔ آج اگر یہ بزرگ الٰہ آباد تشریف نہ لاتے تو ہمارے لئے دیگر مذاہب کے مقابل سخت ندامت اور شرمندگی کا موقعہ تھا اور پھر اس الٰہ آباد پر ہی کیا منحصر ہے آپ کی قلم کا لوہا یورپ اور امریکہ نے مانا اس علم و سائنس کے زمانہ میں جب مذہب پر حکیم مزاج اور فلسفی خش لوگ ہنسی اور مذاق اوڑاتے ہیں ان بزرگوں کا حکیمانہ مضامین لکھ کر اسلام کی عزت اور شوکت کو دنیا کے چار گوشوں میں قائم کرنا یہ وہ امور ہیں کہ جنکی سخت ضرورت تہی اور جس کی طرف ہم مسلمانوں نے کبھی توجہ نہ کی۔ لیکن یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ایسے نازک وقت میں اپنے مذہب کی حمایت کے لئے ان بزرگوں کو اٹھایا وہ جوش و خروش جو ان بزرگوں کو مذہب اور اس کی اشاعت کے لئے ہے وہ ان کی صداقت پر دلالت کرتا ہے آج جس بزرگ کا لیکچر ہے وہ اپنی دینی خدمات کے لئے آج ہم میں غیر معروف نہیں اگرچہ ہمیں بذات خود خواجہ صاحب کو سننے کا موقعہ نہیں ملا۔ لیکن جو کچھ برابر گذشتہ سال میں متواتر ہم نے آپکے متعلق سنا ہے وہ نہ خواجہ صاحب کی ہی عزت کو ہماری نگاہ میں قائم کرتا ہے بلکہ اس جماعت کی عزت ہمارے دلوں پر مرتسم ہوجاتی ہے جس جماعت نے خواجہ صاحب کو پیدا کیا ہے" مولوی رحمت اللہ خان صاحب نے بہت دیر تک خواجہ صاحب اور ہماری جماعت کی تعریف کی اس بات نے اور خصوصاً دوسرے دن جو منظور احمد صاحب بیرسٹرایٹ لا نے مولوی صدرالدین صاحب کے لکچر والے دن بحیثیت پریزیڈنٹ کہا اس نے ہم پر یہ امر ثابت کردیا کہ ہندوستان میں کس قدر ضرورت اوس اصول پر کام کرنے کی ہے جس پر خواجہ صاحب نے گذشتہ دو سال سے قدم مارا ہے خواجہ صاحب کے لکچر کا ڈھانچ تو دراصل وہی تھا جو آپکے سیرت نبی کریمؐ کے لکچر کا تھا۔ لیکن باوجودیکہ ہم سب نے کئی دفعہ یہ مضمون آپ سے سُنا۔ اب اس مضمون کا رنگ ہی نرالا تھا اس قسم کے نئے حکیمانہ اور فلسفیانہ نکات اور مُورِّخانہ تنقیدی اصول اس میں تھے کہ اور تو اور ہم خود محو حیرت ہو رہے تھے۔ وہ تمہید جو خواجہ صاحب نصف یا پون گھنٹہ میں ختم کردیتے تھے اسی تمہید میں پورے ڈہائی گھنٹے ختم ہوگئے۔ لوگوں کی دلچسپی اور ذوق کا یہ عالم تھا کہ سب کے سب ہمہ تن توجہ ہو رہے تھے کیا مجال کہ کوئی سانس تک بھی لے دوران لکچر میں کئی آیات کی لطیف تفسیر اور حدیثوں کی حکیمانہ اور فلسفیانہ تشریحیں آپنے بیان کیں۔ عین موقعہ پر جب حاضرین پرلے درجہ کے سرور اور محویت کے عالم میں تھے خواجہ صاحب نے مسیح ناصری اور نبی کریمؐ کا مقابلہ شروع کیا اور اس کے ضمن میں ذیل کے الفاظ فرمائے۔

"دوستو! میں نے مشن کالج میں تعلیم پائی [illegible] تعلیم خاص وہاں کے پادری پروفیسر وائٹ نے تھا۔ مجھ پر عیسائیت کی قدرتی اور مصنوعی ساری کی ساری دلفریبیاں اثر کرچکی تھیں۔ خدا بھلا کرے میرے مرشد و مولیٰ حضرت مرزا صاحب کا اگر وہ میری دستگیری نہ کرتے تو آج شاید الٰہ آباد کے کسی چرچ ہال میں آپ اوس شخص کو ربنا المسیح ربنا المسیح کہتا اور صلیب پرستی میں تقریریں کرتا سنتے۔ جسے آج آپ اسلام اور شارع اسلام کی حمایت میں بولتا دیکھ رہے ہیں۔ آخر خدا تعالیٰ نے جب مجھے طاقت گویائی عطا فرما رکھی تھی۔ یہ ضرور کہیں نہ کہیں اپنا رنگ دکھلاتی یا میں آپکا لیکچرار ہوتا یا عیسائیت کا "منّاد"۔ میں ایسے نازک وقت پر جب مجھ پر کہ عیسائیت کی دلفریبیاں اپنے کامل جادو کرچکی تھیں۔ مجھے میرے مرشد نے اس طلسم فرنگ سے بچایا"

اللہ اللہ! یہ فقرات کچھ ایسے انداز پر اور ایسے برمحل اور وقت شناسی کے ساتھ خواجہ صاحب نے فرمائے کہ سامعین کے چہروں پر بجائے کسی قسم کی استعجاب کے ایک محبت اور عزت کے آثار پائے جاتے تھے۔ جو اوسوقت مرزا صاحب کے متعلق یقیناً اون کے دل محسوس کر رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ ایسا جادو بیان شخص جو اس فصاحت و بلاغت کے ساتھ اور اس سائنٹفک اور فلسفیانہ اصول سے عظمت اسلام قائم کرسکتا ہے۔ وہ محض اُسی بزرگ کے طفیل (جسے علماء نے کافر ٹھہرا رکھا تھا) اپنی ساری قابلیتوں اور استعدادوں کو اسلام کے خلاف اور عیسائیت کی حمایت میں استعمال کرنے سے رُک گیا ہے۔

دراصل موعظة حسنة اور جادلهم بالتي هي احسن کا یہی طریق ہے۔ ہمارے بابو فرزند علی صاحب فیروزپوری نے بھی ایک گریجوایٹ کی بابت (جو آخر کار احمدی ہوگیا) یہی فرمایا تھا کہ اس نے جب پہلے دن خواجہ صاحب کا لکچر سُنا حالانکہ وہ لکچر کسی اختلافی مسئلہ کو اپنے اندر لئے ہوئے نہ تھا۔ لیکن اس گریجوایٹ نے یہی کہا کہ جس بزرگ نے ایسا اسلامی لکچرار ایک بی۔ اے کو بنادیا ہے۔ وہ ہرگز کافر نہیں ہوسکتا بلکہ ایسے بزرگ کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ یہ اثر کچھ اس قسم کا اس گریجوایٹ کے دل پر پہلے ہی لکچر سے ہوا کہ دو سال اوس لکچر پر نہ گزرے کہ وہی گریجوایٹ اس سال حلقہ مریدین میں شامل ہو گیا۔

دراصل تبلیغ بھی ایک فن ہے۔ جو پرلے درجہ کی دوراندیشی۔ دوربینی۔ مزاج شناسی اور محل و موقعہ کا علم چاہتا ہے والا ڈانگ مارنا تو ایک آسان امر ہے۔

الغرض تین گھنٹہ تقریر کے بعد خواجہ صاحب نے یہ معذوری بیان کی کہ انھیں کل جلسہ مذاہب میں اپنا پرچہ پڑھنا ہے اس لئے وہ لکچر کو ختم کرتے ہیں اپنی تقریر کو ختم کیا۔ خاتمہ پر پریزیڈنٹ مولوی رحمت اللہ صاحب نے جس قدر لکچرار کی تعریف کی اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں البتہ جس امر کو مدنظر رکھ کر خواجہ صاحب نے حضرت اقدس مرزا صاحب کا ذکر کیا وہ پریزیڈنٹ صاحب کی تقریر سے معلوم ہوتا تھا کہ اپنا اثر کئے بغیر نہ رہا۔ چنانچہ انہوں نے مناسب الفاظ میں جماعت احمدیہ کے حقوق کا جو اہل اسلام پر ہیں۔ اعتراف کیا۔ خاتمہ پریزیڈنٹ پر بعض عمائد شہر نے

کی رُوح رواں ہیں وہ خواجہ صاحب کی آمد سن کر ملنے آئے اور نہائت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم تو پرانے دوست ہیں اور یقین ہے کہ یہ دوستی مستحکم ہوگی اونہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم خصوصاً آپ کی طرف معاملہ گاؤکشی میں نگاہ رکھتے ہیں اور ہم کو مدد کی امید ہے۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ یہ تو آپ لوگوں کے اختیار میں ہے۔ ہمارے مرشد و آقا نے آپ کو پیغام صلح دے رکھا ہے اور اس کی بعض شرائط کے پورا ہونے پر آپ کے ساتھ چار لاکھ سے زیادہ احمدیوں کی ہمدردی معاملہ گاؤکشی میں ہوسکتی

ہے۔

اِدھر اُدھر کی اور گفتگو ہوئی اور ہم اپنی فرودگاہ میں آ گئے یہ ۸ ماہ جنوری تھی اور اسی شام کو خواجہ صاحب کا لکچر مسلم کلب الہ آباد میں تھا۔ لیکچر کا مضمون تھا "زندہ اور کامل نبی" یہ کلب دراصل مسلمان تعلیم یافتہ جماعت کی طرف سے ہے۔ اور لکچر میں بھی کثرت سے تعلیم یافتہ نوجوان ہی نظر آئے اہل کلب نے تو اس مکان کو لکچر کے لئے کافی سمجھ رکھا تھا لیکن ابھی لکچر شروع بھی نہ ہوا تھا کہ کلب کا مکان خلقت کے ہجوم سے معمور ہوگیا۔ اور سیڑھیاں بھی مکان کی بھر گئیں۔ لکچر کے پریزیڈنٹ مولوی رحمت اللہ خان صاحب وکیل ہائی کورٹ الہ آباد تھے۔ آپ نہائت ہی متین اور سنجیدہ طبع انسان تھے آپ نے جو ابتدائی ریمارکس کئے اس نے ہم سب کو حیران کردیا۔ ایک احمدی پریزیڈنٹ سے اُن الفاظ کی ہم توقع نہ کرسکتے تھے جو پریزیڈنٹ جلسہ نے ہماری جماعت کے اور ہمارے کارکنوں کے حق میں فرمائے۔

آپ نے فرمایا کہ ہم ان بزرگوں کے جس قدر ممنون ہوں تھوڑے ہیں آپ نے اس قدر لمبا سفر گوارا کر کے ایک ایسے وقت میں ہماری عزتوں کو بچالیا۔ جب اس میدان جنگ مذاہب میں ہم اپنے علماء سے مایوس ہوچکے تھے۔ آج اگر یہ بزرگ الہ آباد تشریف نہ لاتے تو ہمارے لئے دیگر مذاہب کے مقابل سخت ندامت اور شرمندگی کا موقعہ تھا اور پھر اس الہ آباد پر ہی کیا منحصر ہے آپ کی قلم کا لوہا یورپ اور امریکہ نے مانا اس علم و سائنس کے زمانہ میں جب مذہب پر حکیم مزاج اور فلسفی منش لوگ ہنسی اور مذاق اڑاتے ہیں ان بزرگوں کا حکیمانہ مضامین لکھ کر اسلام کی عزت اور شوکت کو دنیا کے چار گوشوں میں قائم کرنا یہ وہ امور ہیں کہ جنکی سخت ضرورت تھی اور جس کی طرف ہم مسلمانوں نے کبھی توجہ نہ کی۔ لیکن یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے ایسے نازک وقت میں اپنے مذہب کی حمائت کے لئے ان بزرگوں کو اٹھایا وہ جوش و خروش جو ان بزرگوں کو مذہب اور اس کی اشاعت کے لئے ہے وہ ان کی صداقت پر دلالت کرتا ہے آج جس بزرگ کا لیکچر ہے وہ اپنی دینی خدمات کے لئے آج ہم میں غیر معروف نہیں اگرچہ ہمیں بذات خود خواجہ صاحب کو سننے کا موقعہ نہیں ملا۔ لیکن جو کچھ برابر گذشتہ سال میں متواتر ہم نے آپ کے متعلق سنا ہے وہ نہ خواجہ صاحب کی ہی عزت کو ہماری نگاہ میں قائم کرتا ہے بلکہ اس جماعت کی عزت ہمارے دلوں پر مرتسم ہو جاتی ہے جس جماعت نے خواجہ صاحب کو پیدا کیا ہے۔" مولوی رحمت اللہ خان صاحب نے بہت دیر تک خواجہ صاحب اور ہماری جماعت کی تعریف کی اس بات نے اور خصوصاً دوسرے دن جو مسٹر ظہور احمد صاحب بیرسٹرایٹ لاء نے مولوی صدرالدین صاحب کے لکچر والے دن بحیثیت پریزیڈنٹ کہا اس نے ہم پر یہ امر ثابت کر دیا کہ ہندوستان میں کس قدر ضرورت اس اصول پر کام کرنے کی ہے جس پر خواجہ صاحب نے گذشتہ دو سال سے قدم مارا ہے خواجہ صاحب کے لکچر کا ڈھنگ تو دراصل وہی تھا جو آپ کے سیرت نبی کریم ؐ کے لکچر کا تھا۔ لیکن باوجودیکہ ہم سب نے کئی دفعہ یہ مضمون آپ سے سُنا۔ اب اس مضمون کا رنگ ہی نرالا تھا اس قسم کے نئے حکیمانہ اور فلسفیانہ نکات اور مؤرخانہ تنقیدی اصول اس میں تھے کہ اور تو اور ہم خود محو حیرت ہو رہے تھے۔ وہ تمہید جو خواجہ صاحب نصف یا پون گھنٹہ میں ختم کر دیتے تھے اسی تمہید میں پورے ڈھائی گھنٹے ختم ہوگئے۔ لوگوں کی دلچسپی اور ذوق کا یہ عالم تھا کہ سب کے سب ہمہ تن توجہ ہو رہے تھے کیا مجال کہ کوئی سانس تک بھی لے دوران لکچر میں کئی آیات کی لطیف تفسیر اور حدیثوں کی حکیمانہ اور فلسفیانہ تشریحیں آپ نے بیان کیں۔ عین موقعہ پر جب حاضرین پرلے درجہ کے سرور اور محویت کے عالم میں تھے خواجہ صاحب نے مسیح ناصری اور نبی کریم ؐ کا مقابلہ شروع کیا اور اس کے ضمن میں ذیل کے الفاظ فرمائے۔

دوستو! میں نے مشن کالج میں تعلیم پائی ہے اور میرا تعلق خاص وہاں کے پادری پروفیسروں سے تھا۔ مجھ پر عیسائیت کی قدرتی اور مصنوعی ساری کی ساری دلفریبیاں اثر کر چکی تھیں۔ خدا بھلا کرے میرے مرشد و مولیٰ حضرت مرزا صاحب کا اگر وہ میری دستگیری نہ کرتے تو آج شاید الہ آباد کے کسی چرچ ہال میں آپ اوس شخص کو ربنا المسیح کہتا اور صلیب پرستی میں تقریریں کرتا سنتے۔ جسے آج آپ اسلام اور شارع اسلام کی حمایت میں بولتے دیکھ رہے ہیں۔ آخر خدا تعالیٰ نے مجھے طاقت گویائی عطا فرما رکھی تھی۔ یہ ضرور کہیں نہ کہیں اپنا رنگ دکھلاتی یا میں آپ کا لیکچرار ہوتا یا عیسائیت کا "منّاد"۔ عین ایسے نازک وقت پر جب مجھ پر کہ عیسائیت کی دلفریبیاں اپنے کامل جادو کر چکی تھیں۔ مجھے میرے مرشد نے اس طلسم فرنگ سے بچایا۔"

اللہ اللہ! یہ فقرات کچھ ایسے انداز پر اور ایسے برمحل اور وقت شناسی کے ساتھ خواجہ صاحب نے فرمائے کہ سامعین کے چہروں پر بجائے کسی قسم کی استعجاب کے ایک محبت اور عزت کے آثار پائے جاتے تھے۔ جو اوسوقت مرزا صاحب کے متعلق یقیناً اون کے دل محسوس کر رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ ایسا جادو بیان شخص جو اس فصاحت و بلاغت کے ساتھ اور اس سائنٹفک اور فلسفیانہ اصول سے عظمت اسلام قائم کرسکتا ہے۔ وہ محض اُسی بزرگ کے طفیل (جسے علماء نے کافر ٹھہرا رکھا تھا) اپنی ساری قابلیتوں اور استعدادوں کو اسلام کے خلاف اور عیسائیت کی حمایت میں استعمال کرنے سے رُک گیا ہے۔

دراصل موعظة حسنة اور جادلهم بالّتي هي احسن کا یہی طریق ہے۔ ہمارے بابو فرزند علی صاحب فیروزپوری نے بھی ایک گریجوایٹ کی بابت (جو آخر کار احمدی ہوگیا) یہی فرمایا تھا کہ اس نے جب پہلے دن خواجہ صاحب کا لکچر سُنا حالانکہ وہ لکچر کسی اختلافی مسئلہ کو اپنے اندر لئے ہوئے نہ تھا۔ لیکن اس گریجوایٹ نے یہی کہا کہ جس بزرگ نے ایسا اسلامی لکچرار ایک بی۔ اے کو بنا دیا ہے۔ وہ ہرگز کافر نہیں ہوسکتا بلکہ ایسے بزرگ کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ یہ اثر کچھ اس قسم کا اس گریجوایٹ کے دل پر پہلے ہی لکچر سے ہوا کہ دو سال اوس لکچر پر نہ گزرے کہ وہی گریجوایٹ اس سال حلقہ مریدین میں شامل ہوگیا۔

دراصل تبلیغ بھی ایک فن ہے۔ جو پرلے درجہ کی دور اندیشی۔ دوربینی۔ مزاج شناسی اور محل و موقعہ کا علم چاہتا ہے والا ڈانگ مارنا تو ایک آسان امر ہے۔

الغرض تین گھنٹہ تقریر کے بعد خواجہ صاحب نے یہ معذوری بیان کی کہ انھیں کل جلسہ مذاہب میں اپنا پرچہ پڑھنا ہے اس لئے وہ لکچر کو ختم کرتے ہیں اپنی تقریر کو ختم کیا۔ خاتمہ پر پریزیڈنٹ مولوی رحمت اللہ صاحب نے جس قدر لکچرار کی تعریف کی اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں البتہ جس امر کو مدنظر رکھ کر خواجہ صاحب نے حضرت اقدس مرزا صاحب کا ذکر کیا وہ پریزیڈنٹ صاحب کی تقریر سے معلوم ہوتا تھا کہ اپنا اثر کئے بغیر نہ رہا۔ چنانچہ انہوں نے مناسب الفاظ میں جماعت احمدیہ کے حقوق کا جو اہل اسلام پر ہیں۔ اعتراف کیا۔ خاتمہ پریزیڈنٹ پر بعض عمائد شہر نے

جگہ کو غیر مکتفی سمجھ کر احباب پر ضرور دیا کہ کل کسی مکان پر شام کا لیکچر ہو۔

نمائش کے باعث تمام ہال اور وسیع مکان خالی نہ تھے بہت سوچ اور تلاش کے بعد شہر کے قاضی صاحب کا مکان خیال میں آیا۔ ہمیں تو سخت حیرت تھی کہ قاضی صاحب کس طرح احمدی لیکچروں کے لئے اپنا مکان دینگے۔ خصوصاً جبکہ ایک ہفتہ پہلے مولوی ثناء اللہ امرتسری کے وارد الٰہ آباد ہونے پر قاضی صاحب نے اپنے وعظ جمعہ میں فرمایا تھا کہ لوگ اس شخص کی وعظ میں شریک ہوں۔ شان ایزدی ہے کہ وہی قاضی صاحب جنھوں نے منکر امرتسری کی اس طرح عزت کی۔ ہمیں بطیب خاطر نہ صرف اپنا مکان ہی دیا بلکہ آئندہ ہر دو دن وہ دیگر انتظام لیکچر کے بھی کفیل ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے کہ انھوں نے اس طرح مسافر نوازی کر کے ہمیں اعلان کلمۃ اللہ میں کافی امداد دی۔ (باقی آئندہ)

مدح صادق

کیں بیاں ہیں ہوا دا مدح بیانِ صادق
کون ہے ساقیٔ کوثر؟ وہی احمدؐ پیارا
سیّم احمد کا ہے آئینۂ نورِ احمدی
اتّباع اُس کی بنا دیتی ہے حق کا محبوب
اس پیؔ چھوٹوں کو ہے اللہ بڑائی دیتا
ہر طرف زور بلاؤں کا ہوا دُنیا میں
دل و جان لیتے ہیں ایمان دیا کرتے ہیں
دشمن و دوست کو دیجاتی ہے دعوت یکساں
تیر پر تیر چلے آتے ہیں اعدا کے لئے
تختۂ وتخت میں کچھ فرق سمجھتے ہی نہیں
اپنے دشمن کو بھی جنت کی بتاتے ہیں راہ
ایک طوفان وہ عالم میں بپا کرتی ہے
سرِ دشمن کو کچل دیتا ہے دم کے دم میں
کیوں فدا ہوں نہ ہر اک لفظ پہ سو سو جانیں
بادشاہوں کو تو فوجوں کا سہارا ہوگا
ایک عالم کو بٹھا دیتا ہے گھائل کر کے
سنگدل کیوں نہیں تو قہر خدا سے ڈرتا
اُس کے کانٹوں سے بھی پھولوں کی ہی خوشبو آتی
بول اُٹھا پڑھ کے بخاری کی حدیثیں اکمل

ماہیٔ چشمۂ کوثر ہے زبانِ صادق
جس کے قرآں کا ہر نقطہ نشانِ صادق
قاب قوسین سے ثابت ہے مکانِ صادق
شان والوں میں بڑی شان ہے شانِ صادق
سب جہانوں سے جدا ہے یہ جہانِ صادق
امن کی جا ہے فقط دارِ امانِ صادق
بس اسی طور پہ چلتی ہے دکانِ صادق
وسعتِ حوصلہ سے بچھتا ہے خوانِ صادق
جب کبھی کھچتی ہے دُنیا میں کمانِ صادق
ایسے سرمست ہیں پیمانہ کشانِ صادق
کیا کہوں وصفِ دلِ فیض رسانِ صادق
جب چلے دیدۂ خونابہ فشانِ صادق
غیب سے پڑتا ہے جب سنگ گرانِ صادق
دلربا ہوتا ہے اندازِ بیانِ صادق
ایک اللہ ہے بس حافظِ جانِ صادق
جب کبھی اُٹھتا ہے یہ دردِ نہانِ صادق
عرشِ اعظم کو ہلا دیگی فغانِ صادق
رشک عہدِ گلشن [illegible] ہے خزانِ صادق
لعلِ خوش رنگ اُگلتی ہے یہ کانِ صادق

اخبار بند کرنے کی ایک عجیب وجہ

ہمارے ایک مکرم دوست نے اخبار بدر کو اس واسطے بند کرا دیا ہے کہ انھوں نے تبلیغی کارڈ منگوائے تھے اور لکھا تھا کہ قیمت پھر دونگا۔ مگر محرر نے کارڈ وی پی کر دئے۔ اور لکھا کہ کارڈ تھوڑے سے ہیں اور مانگ بہت ہے اس لئے وی پی ہی کرتا ہوں۔ ان فقرات کو ہمارے دوست نے "دلخراش" سمجھا ہے کارڈوں کا وی پی واپس کر دیا ہے اور اخبار بھی بند کرا دیا ہے گویا کہ اخبار وہ صرف اس واسطے خرید کرتے تھے کہ ان کو عند الطلب کتابیں قرض دیجائیں اگر وہ یہ خیال کریں کہ مجھے بے اعتبار جانا ہے تو یہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اخبار کی قیمت وہ عموماً مابعد ہی دیتے رہے ہیں۔ اور اب بھی بقایا ان کی طرف ہے۔ اخبار کی قیمت بہت سے دوست پیچھے دیتے ہیں مگر کتابوں وغیرہ کے متعلق یہ دستور کبھی دفتر بدر میں جاری نہیں ہوا۔

نیک مثال

چودھری غلام سرور صاحب گرداور قانونگو اور منشی محمد عبد اللہ منشی سلطانی سرگودھا نے محض خدا کی خوشنودی اور سلسلہ کی خدمت کیخاطر احمدی احباب سے چندہ فراہم کرنے کی تکلیف گوارا فرمائی ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ اس غرض کے لئے چھپی ہوئی مجلد رسید بکیں ان کو دی گئی ہیں امید ہے کہ احباب چندہ کی وصولی میں ان کی مدد فرماوینگے۔ جو لوگ چندہ دینگے ان کو ان کی تشفی کے لئے چھپی ہوئی رسید دینگے۔ جس کا مثنیٰ کاپی میں ان کے پاس رہیگا۔

(سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان)

المنیر جھنگ

اخبار جھنگ سیال کے زہر کا تریاق ضروری تھا۔ ہمیں بہت خوشی ہے کہ المنیر جھنگ سے نکلنا شروع ہوا۔ ایڈیٹر صاحب موجودہ مضامین سے ایک قابل متین اور اپنے فرائض ایڈیٹری سے آگاہ آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ ۱۶ - صفحہ کا اخبار صرف دو روپے سالانہ میں ہفتہ وار ارزاں ہے۔ آپ نے ۱۶ - جنوری کے پرچے میں احمدیوں کا ذکر کیا ہے۔ اور حضرت امیر کے اس حکم پر کچھ کہا ہے جو غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کے بارے میں ہے۔

ایڈیٹر المنیر پر واضح ہو کہ یہ حکم بانی سلسلہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود علیہ السلام کا وحی الٰہی کے مطابق ہے۔ اور اس میں بہت سی حکمتیں ہیں۔ آپ اس کے لئے بدر کے اس سلسلہ مضمون کو پڑھیں جو غیر احمدی کے پیچھے نماز کی ممانعت کے بارے میں ہے۔ مختصر طور پر عرض کرتا ہوں۔ کہ امام [illegible] قوم کا سری پری زن نے لِڑو ہے اور کوئی رسی پری زن نے لِڑو نہیں ہو سکتا جب تک وہ پچھلے مقتدیوں کا حقیقی بھی خواہ اور ان کی خیر خواہی کا اپنے اندر خلوص قلبی کے ساتھ جوش نہ رکھتا ہو۔ آپ ایمان سے کہئے کیا غیر احمدی امام ان آرزوؤں کے متعلق جو ایک احمدی اپنے دل میں رکھتا ہے کہ الٰہی یہ احمدی سلسلہ اکناف عالم میں پھیلے دعا کر سکتا ہے ہرگز نہیں۔ وہ تو اس سلسلہ کی تباہی کے لئے دعا کریگا پس احمدی کس طرح اُس امام کی اقتداء میں کھڑا ہو سکتا ہے۔

یہ تو مکفرین و مکذبین کا حال ہے۔ دوسرے غیر احمدیوں کے بارے میں یہ سوال ہے کہ وہ حضرت امام کو کیا سمجھتے ہیں جو [illegible] مؤکد بہ قسم ۲۵ سال سے یہ دعویٰ شائع کرتے رہے کہ مجھ پر وحی الٰہی نازل ہوتی ہے۔ کہ میں خدا کیطرف سے مسیح موعود ہوں۔ اب ان کا یہ دعویٰ دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ مفتری ہیں اور پھر ہمارے امام کو مفتری سمجھنے والا ہمارا امام کیونکر بن سکتا ہے یا وہ سچے ہیں پس سچے ہونے کے حالات میں اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کے مطابق ان کا فرض ہے یا نہیں کہ خدا بعوہ کی تعمیل میں ان کی بیعت کریں۔ پس وہ کیوں بیعت نہیں کر لیتے۔ اگر وہ متردد ہیں تو اس کا سیدھا جواب یہ ہے کہ ہم بھی پھر ان کے بارے میں متردد ہیں کہ انھیں کیا سمجھیں۔ امام الائمہ کا مکفر بحکم حدیث کافر ہے اور مکذب بحکم من کفر بعد ذلک فاولٰئک ھم الفاسقون فاسق۔ فاجر۔ (وان الفجار لفی جحیم)

جگہ کو غیر مکتفی سمجھ کر اسبات پر زور دیا کہ کل کسی مکان پر شام کا لیکچر ہو۔ نمائش کے باعث تمام ہال اور وسیع مکان خالی نہ تھے بہت سوچ اور تلاش کے بعد شہر کے قاضی صاحب کا مکان خیال میں آیا۔ ہمیں تو سخت حیرت تھی کہ قاضی صاحب کس طرح احمدی لیکچروں کے لئے اپنا مکان دینگے۔ خصوصاً جبکہ ایک ہفتہ پہلے مولوی ثناءاللہ امرتسری کے وارد الہ آباد ہونے پر قاضی صاحب نے اپنے وعظ جمعہ میں فرمایا تھا کہ لوگ اس شخص کی وعظ میں شریک ہوں۔ شان ایزدی ہے کہ وہی قاضی صاحب جنھوں نے منکر امرتسری کی اس طرح عزت کی۔ ہمیں بطیب خاطر نہ صرف اپنا مکان ہی دیا بلکہ آئندہ ہر دو دن وہ دیگر انتظام لیکچر کے بھی کفیل ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ اُنکو جزائے خیر دے کہ اُنھوں نے اس طرح سے افزوائی کر کے ہمیں اعلان کلمۃ اللہ میں کافی امداد دی۔

(باقی آئندہ)

مسیحا صادق

کیں بیاں میں ہو ادا مدح بیانِ صادق
ما ہیٔ چشمۂ کوثر ہے زبانِ صادق

کون ہے ساقیٔ کوثر؟ وہی احمدؐ پیارا
جس کے قرآن کا ہر نقطہ نشانِ صادق

میم احمد کا ہے آئینۂ نورِ احدی
قاب قوسین سے ثابت ہے مکانِ صادق

اتّباع اُس کی بنا دیتی ہے حق کا محبوب
شان والوں میں بڑی شان ہے شانِ صادق

اس میں چھوٹوں کو ہے اللہ بڑائی دیتا
سب جہانوں سے جدا ہے یہ جہانِ صادق

ہر طرف زور بلاؤں کا ہوا دُنیا میں
امن کی جا ہے فقط دار امانِ صادق

دل و جان لیتے ہیں ایمان دیا کرتے ہیں
بس اسی طور پہ چلتی ہے دُکانِ صادق

دشمن و دوست کو یکجائی ہے دعوت یکساں
وسعتِ حوصلہ سے بچھتا ہے خوانِ صادق

تیر پر تیر چلے آتے ہیں اعدا کے لئے
جب کبھی کھچتی ہے دُنیا میں کمانِ صادق

تختہ و تخت میں کچھ فرق سمجھتے ہی نہیں
ایسے سرمست ہیں پیمانہ کشانِ صادق

اپنے دشمن کو بھی جنّت کی بتاتے ہیں راہ
کیا کہوں وصفِ دلِ فیض رسانِ صادق

ایک طوفان وہ عالم میں بپا کرتی ہے
جب چلے دیدۂ خونابہ فشانِ صادق

سرِ دشمن کو کچل دیتا ہے دم کے دم میں
غیب سے پڑتا ہے جب سنگ گرانِ صادق

کیوں فدا ہوں نہ ہر اک لفظ پہ سو سو جانیں
دلربا ہوتا ہے اندازِ بیانِ صادق

بادشاہوں کو تو فوجوں کا سہارا ہوگا
ایک اللہ ہے بس حافظِ جانِ صادق

ایک عالم کو بٹھا دیتا ہے گھائل کر کے
جب کبھی اُٹھتا ہے یہ دردِ نہانِ صادق

سنگدل کیوں نہیں تو قہر خدا سے ڈرتا
عرشِ اعظم کو ہلا دیگی فغانِ صادق

اُس کے کانٹوں سے بھی پھولوں کی ہو خوشبو آتی
رشکِ صد گلشنِ عالم ہے خزانِ صادق

بول اُٹھا پڑھ کے بخاری کی حدیثیں اکمل
لعلِ خوشرنگ اُگلتی ہے یہ کانِ صادق

اخبار بند کرنے کی ایک عجیب وجہ

ہمارے ایک مکرم دوست نے اخبار بدر کو اس واسطے بند کرا دیا ہے کہ اُنھوں نے تبلیغی کارڈ منگوائے تھے اور لکھا تھا کہ قیمت پھر دونگا۔ مگر محرر نے کارڈ وی پی کر دئے۔ اور لکھا کہ کارڈ تھوڑے سے ہیں اور مانگ بہت ہے اس لئے وی پی ہی کرتا ہوں۔ ان فقرات کو ہمارے دوست نے دلخراش سمجھا ہے۔ کارڈوں کا وی پی واپس کر دیا ہے اور اخبار بھی بند کرا دیا ہے گویا کہ اخبار وہ صرف اس واسطے خرید کرتے تھے کہ ان کو عند الطلب کتابیں قرض دی جائیں اگر وہ یہ خیال کریں کہ مجھے بے اعتبار جانا ہے تو یہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ اخبار کی قیمت وہ عموماً مابعد ہی دیتے رہے ہیں۔ اور اب بھی بقایا ان کی طرف ہے۔ اخبار کی قیمت بہت سے دوست پیچھے دیتے ہیں مگر کتابوں وغیرہ کے متعلق یہ دستور کبھی دفتر بدر میں جاری نہیں ہوا۔

نیک مثال

چوہدری غلام سرور صاحب گرداور قانونگو اور منشی محمد عبد اللہ منشی سلطانی سرگودہ نے محض خدا کی خوشنودی اور سلسلہ کی خدمت کیخاطر احمدی احباب سے چندہ فراہم کرنے کی تکلیف گوارا فرمائی ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ اس غرض کے لئے چھپی ہوئی مجلد رسید بکیں ان کو دی گئی ہیں اُمید ہے کہ احباب چندہ کی وصولی میں ان کی مدد فرمائینگے۔ جو لوگ چندہ دینگے ان کو ان کی تشفی کے لئے چھپی ہوئی رسید دینگے۔ جس کا مثنیٰ کاپی میں ان کے پاس رہیگا۔

(سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان)

المنیر جھنگ

اخبار جھنگ سیال کے زہر کا تریاق ضروری تھا۔ ہمیں بہت خوشی ہے کہ المنیر جھنگ سے نکلنا شروع ہوا۔ ایڈیٹر صاحب موجودہ مضامین سے ایک قابل متین اور اپنے فرائض ایڈیٹری سے آگاہ آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ ۱۶- صفحہ کا اخبار صرف دو روپے سالانہ میں ہفتہ وار ارزاں ہے۔ آپ نے ۱۲- جنوری کے پرچے میں احمدیوں کا ذکر کیا ہے۔ اور حضرت امیر کے اس حکم پر کچھ کہا ہے جو غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کے بارے میں ہے۔

ایڈیٹر المنیر پر واضح ہو کہ یہ حکم بانی سلسلہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود علیہ السلام کا وحی الٰہی کے مطابق ہے۔ اور اس میں بہت سی حکمتیں ہیں۔ آپ اس کے لئے بدر کے اس سلسلہ مضمون کو پڑھیں جو غیر احمدی کے پیچھے نماز کی ممانعت کے بارے میں ہے۔ مختصر طور پر عرض کرتا ہوں۔ کہ امام اُ ... قوم کا ری ہری زن ٹے ٹو ہے اور کوئی رسی پرے زن ٹے ٹو نہیں ہو سکتا جب تک وہ پچھلے مقتدیوں کا حقیقی بہی خواہ اور اُن کی خیرخواہی کا اپنے اندر خلوص قلبی کے ساتھ جوش نہ رکھتا ہو۔ آپ ایمان سے کہئے کیا غیر احمدی امام ان آرزوؤں کے متعلق جو ایک احمدی اپنے دل میں رکھتا ہے کہ الٰہی یہ احمدی سلسلہ اکناف عالم میں پھیلے دعا کر سکتا ہے ہرگز نہیں۔ وہ تو اس سلسلہ کی تباہی کے لئے دعا کریگا پس احمدی کس طرح اُس امام کی اقتداء میں کھڑا ہو سکتا ہے۔

یہ تو مکفرین و مکذبین کا حال ہے۔ دوسرے غیر احمدیوں کے بارے میں یہ سوال ہے کہ وہ حضرت امام کو کیا سمجھتے ہیں جو ... مثوکد بہ قسم ۲۵ سال سے یہ دعویٰ شائع کرتے رہے کہ مجھپر وحی الٰہی نازل ہوتی ہے۔ کہ میں خدا کیطرف سے مسیح موعود ہوں۔ اب ان کا یہ دعویٰ دو حال سے خالی نہیں یا تو وہ مفتری ہیں اور پھر ہمارے امام کو مفتری سمجھنے والا ہمارا امام کیونکر بن سکتا ہے یا وہ سچے ہیں پس سچے ہونے کے حالات میں اہل سنت وجماعت کے عقیدہ کے مطابق انکا فرض ہے یا نہیں کہ فبایعوہ کی تعمیل میں ان کی بیعت کریں۔ پس وہ کیوں بیعت نہیں کر لیتے۔ اگر وہ متردد ہیں تو اس کا سیدھا جواب یہ ہے کہ ہم بھی پھر ان کے بارے میں متردد ہیں کہ انھیں کیا سمجھیں۔ امام الائمہ کا مکفر بحکم حدیث کافر ہے اور مکذب بحکم من کفر بعد ذلک فاولٰئک ھم الفاسقون فاسق۔ فاجر- (وان الفجار لفی جحیم-)

اور متردد کے بارے میں ہم بھی متردد ہیں اور زندگی اب تو درخشن کیطرح ان کا صدق ظاہر ہو چکا ہے۔ جو وجہ متردد ہو اس کو ظاہر کیا جائے ہم انشاءاللہ رفع کرنے کی کوشش کرینگے۔ منافقت کا پتہ بس اسی طرح لگتا ہے کہ منافق وہی ہے جس میں نہ تاب مقابلہ ہو نہ قوت فیصلہ۔ اور دو طرفہ چلے۔ پھر ایسے متردد ین کے لئے ایک اور تجویز ہے کہ چونکہ ہماری تکفیر بذریعہ اعلان کی گئی اس لئے وہ لوگ بذریعہ اعلان اس تکفیر سے علیحدگی اور امام کو کافر کہنے والوں کی تکفیر نام بنام شائع کریں پھر ہم ان کے پیچھے نماز پڑھ لینگے ہم اپنی طرف سے انھیں کچھ نہیں کہتے۔ نہ کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔ مگر ہم انھیں امام بھی نہیں بنا سکتے۔ یہ بھی خیال رہے کہ مسیح موعود کا انکار فروعی اختلاف ہرگز نہیں۔ بلکہ تمام انبیاء پر ایمان لانا اصول اسلام میں سے ہے۔ اور مسیح موعود کا نبی اللہ ہونا تمام اہل اسلام میں مسلم ہے۔ کہ نبی نے چنانچہ صحیح مسلم میں بھی ہے کہ وہ نبی اللہ ہے۔ پس یہ اختلاف ہمارا فروعی نہیں اصولی ہے اور یہ جو دعا کی گئی ہے کہ خدا کے برگزیدہ نبی مسیح موعود کی خادم ہو اس کے متعلق گذارش ہے کہ اسوقت ہمارا ایمان ہے (نبی کریم تک پہنچنے کی ایک ہی کھڑکی کھلی ہے اور وہ احمدی سلسلہ ہے۔ پس مسیح موعود کا خادم ہونا عین نبی کریم صلعم کا خادم ہونا ہے۔ کیونکہ مسیح موعود مہدی ہونے کی حیثیت میں بروز محمدؐ تھا اور ہم توان دجودوں میں فرق نہیں کرتے۔ بلکہ ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ جو خود حضور نے فرمایا۔ " احمد اندر جان احمد شد پدید "

زلزلہ

جناب مفتی صاحب۔ السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔

آج ۱۴ جنوری ۱۹۱۱ء بوقت ۱۱ بجے قبل از دوپہر ایک زلزلہ آیا۔ دیواریں بید کی لکڑی کی طرح ہلنے لگیں۔ بندہ چارپائی پر بیٹھا تھا جھٹ چھت سے باہر آیا چھت کی کڑیاں اور شہتیر تڑ تڑاتے رہے۔ تقریباً ڈیڑھ دو منٹ برابر دھکے لگتے رہے قلعہ کے ملازم سب کوٹھڑیاں چھوڑ کر باہر ہیبت زدہ دم بخود رہے۔ یہ وہ نشان پورے ہو رہے ہیں جو خدا نے ایک امام کی زبان پر جاری فرمائے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۸ و ۹۹) افسوس اس روشنی سے دنیا کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ (نیاز مند نصراللہ خاں سب اوورسیر قلعہ کھلی ڈاکخانہ مردان ضلع پشاور)

نماز جنازہ

برادر عبدالصمد خانصاحب اپنے برادرزادہ غلام مصطفےٰ کیواسطے نماز جنازہ غائبانہ کی درخواست کرتے ہیں

العزیز

علمی ادبی۔ اسلامی۔ ماہوار رسالہ عام سے سالانہ چندہ ۱۲ ار غربا و طلبا سے ۸ر محصول ۲ ر (پتہ مینجر العزیز ٹبالہ ضلع گورداسپور)

اطلاع

سید عبدالحی عرب صاحب نے جو اشتہار دیا تھا اس کے یہ معنے

ہیں کہ تمام کتب خانہ ان کا کوئی خریدے تو ایکسو پچیس کی کتابیں ۳۰ر میں دیگر نہ یہ کہ لوگ تھوڑی تھوڑی منگوائیں۔

دفتر بدر سے طلب کرو

تبلیغی کارڈ جس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا کامل ثبوت ہے۔ ۹۰ عدد ۱ر اور ۲ر محصولڈاک دی پی اور اعلیٰ قسم ۸ر سینکڑہ

عقائد احمدیہ جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح احمدی کے دعاوی کا اثبات اور اللہ۔ ملائکہ الیوم الآخر۔ انبیاء۔ کتب تمام ارکان و اصول اسلام کی نسبت اپنے عقائد کا اظہار ہے۔

حضرۃ کی پورانی تحریریں معارف وحقائق کا خزانہ اصلی قیمت ۲۰ر رعائتی قیمت ۱/ر **خط او حضرت کی تقریر** اصلی قیمت ۲ر رعائتی ۱ر **سلک مروارید** حصہ اول و دوم مستورات کے لئے نہایت مفید سلسلہ احمدیہ کی تائید اصلی قیمت ۸ر رعائتی ۴ر

مکتوبات احمدیہ [illegible] صدی کے امام علیہ السلام کے تصوف آموز مکتوب اصلی قیمت ۸ر رعائتی ۴ر

سات پارے ترجمۃ القرآن - مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب۔ اس زمانہ میں عجیب تفسیر اصلی قیمت سات روپے رعائتی پانچروپے۔ (مینجر اخبار بدر قادیان۔)

براہین احمدیہ عہ **درثمین اردو** ۳ر
درثمین مکمل فارسی مجلد ۶ر غیر مجلد ۵ر
سنت احمدیہ ۴ر **کفارہ** ۳ر
معیار الصادقین ۳ر **القول الصحیح** ۱ر
شہادت القرآن ۲ر **سر الشہادتین** ۱ر
شرائط بیعت عہ کے ۱۲۵-۸ر کے ۵۰-۴ر کے ۲۵-۲ اس سے کم فی کاپی - ر **کتاب الصیام** ۱ر
تفسیری نوٹ ۲۳ پارے از [illegible] امیر المومنین سے ۸ر **صحیفہ آصفیہ** ۲ر
عصمت انبیاء ۱۰ر **غلامی** ۵ر **عیسائی مذہب** ۱ر **ضرورت زمانہ** ۸ر **اسلام کی پہلی کتاب** ۴ر **رویائے صالحہ** ۴ر
شہادۃ آسمانی حصہ اول ۵ر دوم ۲ر **السر المکتوم** ۵ر **ظہور المسیح** بجائے ۶ر ۴ر **فتح الدین** ۴ر
البرہان الصریح ۲ر (مینجر بدر پریس قادیان)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے ہے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور ے آؤ۔

جب کسیکو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی تھوڑا سا سوچتو یہ تکلیف ہی کیوں اٹھانا پڑے۔ کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لیکر گھر ڈال رکھتے ہو۔ یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوائی ہے۔ گرمی کے دست پیٹ کا درد اور تلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچے دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے یہ عرق ولائتی پودینہ کی ہری پتیوں کے مانند ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار آنا۔ بدہضمی۔ اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھکر اور کوئی دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

(ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶۔ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ)

مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے۔ منگواکر ملاحظہ فرماویں۔

صابن سازی

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدیں عنوان "تجارت کا راز" دیا تھا۔ فیس مبلغ للعہ تھی اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ ۱۲ر کر دی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی فائدہ اٹھاویں۔ شرائط حسب ذیل ہیں صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ دیگچی وچولہ صرف چند منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۱۲ر میں روانہ ہوگی

(۲) پتہ صاف جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب

(۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار ہو تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دیجاویگی۔ (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مینجر ترکیب کسی کو نہ بتلائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتھر غلام محی الدین اقبال موضع جنڈوالی سب گمس کھوڑیانوالہ ڈلائل پور

مفرح یاقوتی طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصدقہ ہے اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے مبہی مفرح اور مقوی ہے۔ ہر قسم کے ضعف و سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے دفتر اخبار

اور مترددین کے بارے میں ہم بھی متردد ہیں اور زیادہ تر اب تو ان کا صدق روشن کی طرح ظاہر ہو چکا ہے۔ جو وجہ متردد ہو اس کو ظاہر کیا جائے ہم انشاء اللہ رفع کرنے کی کوشش کرینگے۔ منافقت کا پتہ بس اسی طرح لگتا ہے کہ منافق وہی ہے جس میں نہ تاب مقابلہ ہو نہ قوت فیصلہ۔ ادہر دو طرفہ چلے۔ پھر ایسے مترددین کے لئے ایک اور تجویز ہے کہ چونکہ ہماری تکفیر بذریعہ اعلان کی گئی اس لئے وہ لوگ بذریعہ اعلان اس تکفیر سے علیحدگی اور امام کو کافر کہنے والوں کی تکفیر نام بنام شائع کریں پھر ہم ان کے پیچھے نماز پڑھ لینگے ہم اپنی طرف سے انھیں کچھ نہیں کہتے۔ نہ کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔ مگر ہم انھیں امام بھی نہیں بنا سکتے۔ یہ بھی خیال رہے کہ مسیح موعود کا انکار فروعی اختلاف ہرگز نہیں۔ بلکہ تمام انبیاء پر ایمان لانا اصول اسلام میں سے ہے۔ اور مسیح موعود نبی اللہ ہونا تمام اہلِ اسلام میں مسلم ہے۔ کہ نبی نے جنہیں بچشم خود مسیح مسلم میں بھی ہے کہ وہ نبی اللہ ہے۔ پس یہ اختلاف ہمارا فروعی نہیں اصولی ہے اور یہ جو دعا کی گئی ہے کہ خدا کے برگزیدہ نبی مسیح موعود کی خادم ہو اس کے متعلق گذارش ہے کہ اسوقت ہمارا ایمان ہے کہ نبی کریم تک پہنچنے کی ایک ہی کھڑکی کھلی ہے اور وہ احمدی سلسلہ ہے۔ پس مسیح موعود کا خادم ہونا عین نبی کریم صلعم کا خادم ہونا ہے۔ کیونکہ مسیح موعود مہدی ہونے کی حیثیت میں بروز محمدؐ تھا اور ہم تو ان دوجودوں میں فرق نہیں کرتے۔ بلکہ ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ جو خود حضور نے فرمایا۔ ” احمد اندر جانِ احمد شد پدید “

زلزلہ جناب مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ - آج ۱۴ جنوری ۱۹۱۱ء بوقت ۱۱ بجے قبل از دوپہر ایک زلزلہ آیا - دیواریں بید کی لکڑی کی طرح ہلنے لگیں - بندہ چارپائی پر بیٹھا تھا جھٹ چھت سے باہر آیا چھت کی کڑیاں اور شہتیر تڑ تڑ کرتے رہے - تقریباً ڈیڑھ دو منٹ برابر دھکے لگتے رہے قلعہ کے ملازم سب کوٹھڑیاں چھوڑ کر باہر ہیبت زدہ دم بخود رہے - یہ وہ نشان پورے ہو رہے ہیں جو خدا نے ایک امام کی زبان پر جاری فرمائے - (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۸ و ۹۹) افسوس اس روشنی سے دنیا کی آنکھیں چندھیا گئیں - (نیاز مند نصر اللہ خان سب اوورسیر قلعہ کھلی ڈاکخانہ مردان ضلع پشاور)

نماز جنازہ برادر عبد الصمد خانصاحب اپنے برادر زادہ غلام مصطفیٰ کیواسطے نماز جنازہ غائبانہ کی درخواست کرتے ہیں

العزیز علمی ادبی - اسلامی - ماہوار رسالہ عام سے سالانہ چندہ ۱۲ ؍ غربا و طلباء سے ۸ ؍ محصول ۳ ؍ (پتہ مینجر العزیز بٹالہ ضلع گورداسپور)

اطلاع سید عبد الحی عرب صاحب نے جو اشتہار دیا تھا اس کے یعنی

ہیں کہ تمام کتب خانہ ان کا کوئی خریدے تو ایک روپیہ کی کتابیں ۳ ؍ میں دیگی نہ یہ کہ لوگ تھوڑی تھوڑی منگوائیں۔

دفتر بدر سے طلب کرو

تبلیغی کارڈ جس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا کامل ثبوت ہے - ۹۰ عدد ۵ ؍ اور ۲ ؍ محصولڈاک دی پی اور اعلیٰ قسم ۸ ؍ سینکڑہ

عقائد احمدیہ جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح احمدی کے دعاوی کا اثبات اور اللہ۔ ملائکہ الیوم الآخر۔ انبیاء۔ کتب تمام ارکان و اصول اسلام کی نسبت اپنے عقائد کا اظہار ہے۔

حضرۃ کی پورانی تحریریں معارف و حقائق کا خزانہ اصلی قیمت ۲۰۰ ؍ رعائتی قیمت ۱ ؍ **خط اور حضرت کی تقریر** اصلی قیمت ۲ ؍ رعائتی ۱ ؍ **سلک مروارید** حصہ اول و دوم مستورات کے لئے نہایت مفید سلسلہ احمدیہ کی تائید اصلی قیمت ۸ ؍ رعائتی ۴ ؍ **مکتوبات احمدیہ** چودھویں صدی کے امام علیہ السلام کے تصوف آموز مکتوب اصلی قیمت ۸ ؍ رعائتی ۴ ؍ **سات پارے ترجمۃ القرآن** - مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب - اس زمانہ میں عجیب تفسیر اصلی قیمت سات روپے رعائتی پانچ روپے - (مینجر اخبار بدر قادیان -)

براہین احمدیہ عہ ؍ **درثمین اردو** ۳ ؍ **درثمین مکمل فارسی** مجلد ۶ ؍ غیر مجلد ۵ ؍ **سنت احمدیہ** ۴ ؍ **کفارہ** ۳ ؍ **معیار الصادقین** ۳ ؍ **القول الصحیح** ۱ ؍ **شہادت الفرقان** ۲ ؍ **سر الشہادتین** ۱ ؍ **شرائط بیعت** عہ کے ۱۲۵ - ۸ ؍ کے ۵۰ - ۴ ؍ کے ۲۵ - ۱ ؍ اس سے کم فی کاپی - ؍ **کتاب الصیام** ۱ ؍ **تفسیری نوٹ** ۳ ؍ ۲ ؍ پارے از درس حضرت امیر المومنین ہے ؍ **صحیفہ آصفیہ** ۲ ؍ **عصمت انبیا** ۱ ؍ **غلامی** ۵ ؍ **عیسائی مذہب** ۱ ؍ **ضرورت زمانہ** ۸ ؍ **اسلام کی پہلی کتاب** ۴ ؍ **رویائے صالحہ** ۴ ؍ **شہادۃ آسمانی** حصہ اول ۵ ؍ دوم ۲ ؍ **السر المکتوم** ۵ ؍ **ظہور المسیح** بجائے ۶ ؍ کے ۴ ؍ **فتح الدین** ۴ ؍ **البرہان الصریح** ۲ ؍ (مینجر بدر پریس قادیان)

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے بے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ -

جب کسیکو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی تھوڑا سا سوچ تو یہ تکلیف ہی کیوں اٹھانا پڑے - کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لیکر گھر ڈال رکھتے ہو - یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوائی ہے - گرمی کے دست پیٹ کا درد اور تلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے - قیمت فی شیشی ۸ ؍ معہ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ ؍

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچے دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے یہ عرق ولائتی پودینہ کی ہری پتیوں کے مانند ہے - یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے - ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے - پیٹ کا پھولنا - ڈکار آنا - بدہضمی - اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں - گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھکر اور کوئی دوا نہیں ہے قیمت فی شیشی ۸ ؍ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ ؍ (ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ - تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ) مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے - منگوا کر ملاحظہ فرما دیں -

---

صابن سازی

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بدیں عنوان ”تجارت کا راز“ دیا تھا - فیس مبلغ للعہ تھی اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ ۲ ؍ کر دی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی فائدہ اٹھاویں - شرائط حسب ذیل ہیں صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ دیگی وچو نہ صرف چند منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۲ ؍ میں روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہو تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دیجاویگی - (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت بلجز ترکیب کسی کو نہ بتلائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا -

المشتہر غلام محی الدین اقبال موضع خبڑوالی سب آفس کھوڑ ڑیالوالہ ڈاک پورا

مفرح یاقوتی طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور - حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصدقہ ہے اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے یہی مفرح لور مقوی ہے - ہر قسم کے ضعف و سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے دفتر اخبار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تقریر حضرت مولوی محمد احسن صاحب

(برموقعہ جلسہ سالانہ)

حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہوی نے پہلے ایک لمبی چوڑی دعا فصیح و بلیغ مقفّی و مسجع عربی میں پڑھی منجملہ اُن کے ایک یہ دعا ہے۔ اللھم الھمنی علما افقہ بہ اوامرك ونواھیك وارزقنی فھما اعلم بہ کیف اناجیك یا ارحم الراحمین اللھم ارزقنی فھم النبیین وحفظ المرسلین والھام الملائکۃ المقربین برحمتك یا ارحم الراحمین اللھم افتح لی ابواب رحمتك وانشر علی من خزائن علمك یا ارحم الراحمین۔

پھر اعوذ۔ بسم اللہ کے بعد یہ آیت پڑھی :-

لاخیر فی کثیر من نجواھم الا من امر بصدقۃ او معروف او اصلاح بین الناس ومن یفعل ذلك ابتغاء مرضات اللہ فسوف نؤتیہ اجرا عظیما

یہ چھوٹی سی آیت اس خاکسار نے پڑھی ہے۔ اگرچہ ہمارے احباب بالخصوص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریۃ طیبہ میں سے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب نے بہت کچھ جامع ومانع بیان کیا ہے۔ مگر میں بھی بحکم کم ترک الاول للآخر تعمیلاً للحکم کچھ سنائے دیتا ہوں۔ واضح ہو کہ آدم سے لیکر ایندم تک وقتاً فوقتاً تلبیسات اور دجل کا زور ہوتا رہا ہے اور طرح طرح کے مفاسد و شبہات کی وقتاً فوقتاً ترقی رہی۔ یہانتک کہ بسبب ظہور فساد فی البر والبحر کے آنحضرت صلعم کا زمانہ بعثت آگیا۔ جن کے ظہور کی بشارت تمام انبیاء دیتے رہے تھے۔ یہ زمانہ بھی کثرت الفتن کا تھا چنانچہ ارشاد فرمایا ظھر الفساد فی البر والبحر اللہ تعالیٰ نے بتقاضاء صفت رحمانیت کے آنحضرت صلعم کے وسیلے سے جو فساد عالم وعامی میں واقع ہوا تھا جسقدر چاہا اُس کو رفع فرمایا۔ بعد اس کے خلفاء راشدین کا زمانہ ہوا ہے جس میں دین اسلام کی ترقی لانظیر واقع ہوئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے علم میں ایک اخری زمانہ دجّالی بھی تھا۔ اور وہ یہی زمانہ ہے جبکہ تمام عالم میں مذاہب وجاجلہ اور ادیان باطلہ کی کثرت ہو رہی ہے۔ اس وقت بھی حسب سنت اللہ کے اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت نے تقاضاء کیا تو اُمت محمدیہ میں سے ایک عظیم الشان انسان جری اللہ فی حلل الانبیاء کو مبعوث فرمایا۔ تاکہ جو بدعات سیئہ وخیالات وعقائد فاسدہ پیدا ہو گئے ہیں ان کو دور کرے اور بیرونی دشمنوں اور اندرونی مخالفوں کے حملوں کی مدافعت فرمائے۔

یہ زمانہ دجّالی ہے اس کے ثبوت کے لئے ایک ادنیٰ سی بات پیش کرتا ہوں کہ قطع نظر تلبیسات دینیات کے دنیاوی امور میں ہی دیکھو کہ ہر چیز پر کس قدر دجل اور ملمع سازی ہے۔ سونے چاندی کے متعلق ہی نہیں بلکہ ہر چیز میں ہر بات میں دجل اور ملمع کی کارروائی بکثرت دیکھی جاتی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ زمانہ زمانۂ دجّالی ہے۔ پھر اس دجالیت کے مظہر کو احادیث میں المسیح الدجال کہا گیا ہے جس سے یہ مراد ہے کہ وہ تمام دُنیا کی مسافت کریگا۔ کون نہیں جانتا کہ جو ترقی علم جغرافیہ کو اس وقت میں ہوئی ہے وہ اس سے پہلے ایسی کبھی نہیں ہوئی۔ دیکھو حضرت موسیٰ کی قوم چالیس سال تک ایک جنگل میں حیران وسرگردان رہی۔ آخر کیوں ؟ اس لئے کہ راستہ نہیں ملتا تھا۔ اب تو چپے چپے پر سڑکیں تیار ہیں۔ دریا۔ ریگستان اور بیابان سبکی مساحت ہو گئی اور ہو رہی ہے۔ پس اے میرے دوستو! بتاؤ کہ حسب قول مشہور لکل دجال عیسیٰ، کیا ضروری تھا یا نہیں کہ مسیح موعود مبعوث ہو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت اس امت محمدیہ کے لئے ضائع جائیگی۔ ونعوذ باللہ عنہ۔ حالانکہ فرمایا گیا ہے کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا چنانچہ صدی کے سر پر ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کا وعدہ کتب آسمانی میں زبان نبوت سے دیا گیا تھا۔ لوگوں کو چاہیئے تھا کہ اس انعام خداوندی کی قدر کرتے اور کفران نعمت کر کے مستحق عقوبت نہ ہوتے۔ مگر ایسا نہوا چونکہ مامور من اللہ کے وقت میں شیطانی آوازیں بھی آیا کرتی ہیں۔ ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءھم ۔ لہذا آوازیں تکذیب کی بھی بکثرت آنے لگیں اور الہامات شیطانی بھی موافق اپنی اپنی استعداد فاسدہ کے مکذبین کو ہونے لگے۔ اور سنت اللہ کی بموجب ایسے صدہا لوگ بموجب فاتبعہ شہاب مبین کے ہلاک اور تباہ ہو گئے۔ یعنی جنکی نسبت الہام رحمانی و وحی ربانی نے فتویٰ دیا تھا کہ وہ ہلاک ہوں وہ ہلاک ہو گئے جو ہدایت سے محروم رہے وہ آواز شیطان کے تابع رہے۔ مولانا روم فرماتے ہیں۔ ؎

بانگ شیطاں گلہ بانِ اشقیا است
بانگ سلطاں پاسبان اولیا است

چنانچہ ان آوازوں میں سے کسی نے عصا موسیٰ سُنایا کوئی کانا دجّال بن گیا کوئی مدراس سے بول اُٹھا اور کوئی جموّں سے بجائے چراغ کے ظلمت افزا پیدا ہوا۔

لیکن اہلِ نظر کی نظر میں ان دو آوازوں میں بڑا فرق اور تفاوت بیّن ہے۔ دیکھو دشمن کے لئے جب دروازہ بند کرتے ہیں تو بھی آواز آتی ہے اور دوست کے لئے جب دروازہ کھولیں تو بھی ایک صدا نکلتی ہے۔ مگر عقلمند وہ ہے جو ان دونوں آوازوں میں فرق سمجھے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

تفاوت است میانِ شنیدن من و تو
تو بستن در و من فتح باب مے شنوم

آواز تو دونوں کو آئی۔ مگر دوست کے لئے دروازہ کھلتا ہے۔ اور دشمن کے لئے بند ہو جاتا ہے۔ ایک پر الہام ربّانی ہوا تو رحمت الٰہی کا دروازہ کھولا گیا اور سچے الہامات بارش کیطرح ہونے لگے برکات کا دروازہ کھل گیا۔ اسکو ایک جماعت متبعین کی دی گئی اور قبولیت ڈالی گئی۔ دوسرے پر الہام شیطانی ہوا تو اُس پر دروازہ بند ہو گیا نہ اُس کو کوئی جماعت متبعین کی دی گئی۔ نہ مقبولیت ہوئی۔ بلکہ وقتاً فوقتاً نظارہ ابتریت کا نظر آ رہا ہے۔ یہ مضمون شاعرانہ نہیں بلکہ شاعر نے غالباً قرآنمجید سے اقتباس کیا ہے۔

اللہ اکبر قرآنمجید کیا ہے ایک عجیب بیش بہا نعمت ہے اور اس میں کونسی صداقت ہے جو نہیں۔ میں ہر چند کہ پیر و ناتواں ہوں لیکن اسوقت قرآن کریم کے ارشادات کے بموجب اس بہار جاوداں پر نظر کر کے اور اپنی اور مسیح موعود کا باغ کھلا ہوا دیکھ کر بہت خوش ہو گیا اور فرط مسرت سے شکر اللہ تعالیٰ اس جوش کے ساتھ بول رہا ہوں جیسا کہ عالم شباب میں بول سکتا تھا۔ (واقعیٔ ۸۷ سالہ عمر میں یہ آواز اس قدر پُر جوش اور بلند تھی کہ مسجد کی فضا اس سے گونج رہی تھی) ؎

ہر چند من ضعیفم وہم ناتواں شدم
ہر گہ کہ روے خوب تو دیدم جواں شدم

اب دیکھو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اس مضمون کی تصدیق فرماتا ہے۔ ان الذین کذبوا بآیاتنا واستکبروا عنھا لا تفتح لھم ابواب السماء

یعنی جو کبر و غرور سے تکذیب کرتے ہیں ہزاروں نشانیوں کی (اس وقت میں مخبرِ صادق کی کیسی عظیم الشان پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں اور پھر بھی تکذیب ہو رہی ہے) ان کے واسطے دروازے آسمان کے ہرگز نہیں کھولے جاتے۔ سچ فرمایا مولانا روم نے ؎

لعنت اللہ ایں عمل را در قفا
رحمت اللہ ان عمل را در وفا

دوسرے مقام میں ارشاد فرمایا :-

ان للمتقین لحسن مآب جنت عدن مفتحۃ لھم الابواب

جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں (ہماری جماعت متقین میں خدا کے

فضل سے داخل ہے) ان کے واسطے دروازے کھولے جاتے ہیں - یعنی دوسرے کے واسطے بند کئے جاتے ہیں - چنانچہ دیکھو جموں والے نے بڑے دعوے کئے مگر کیا وہ اُس مینار کو بنا سکا جس کی اس نے تکمیل کرنا چاہی تھی - کیا اسے جماعت دی گئی کیا وہ ابتر نہ رہا ضرور رہا - کیا کانا دجّال نے کوئی جماعت طیار کی جو اس خشوع وخضوع سے نمازوں کی ادا کرنے والی ہو - کہ تراھم رکعًا سجدًا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا میں ہے کہاں ہے عصائے موسیٰ کی جماعت وغیرہ وغیرہ - پھر دیکھو کہ یہ جماعت بیکس ہے بس - بے زر - بے پر ہے معہذا اس کے لئے کیسی تائید الٰہی ہو رہی ہے کہ یدخلون فی دین اللہ افواجًا کا نظارہ بھی موجود ہے - اور کوئی صاحب تلاوت آیات اور تعلیم قرآن مجید میں مصروف ہے - اور کوئی تعلیم حکمت قرآنی اور تزکیہ نفس میں مشغول ہے - یہ کیوں ہوا اس لئے کہ ان کے واسطے دروازے کھولے گئے ہیں - ان کے دشمنوں کے لئے بند کئے گئے عصاد موسیٰ نے اپنے الہاموں کی اتنی موٹی کتاب طیار کی - مگر جتنے الہام تھے سب تمارت ہو گئے - اس سے ثابت ہوا کہ وہ عصا عصیان سے تھا -

پس ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمانیت کے تقاضہ سے دجّالی فتنہ کے دُور کرنے کے لئے جو یہ سلسلہ قائم ہُوا ہے وہ خدا کیطرف سے ہے - اور اس سلسلہ کے بانی کے الہام جو براہین وغیرہ میں مندرج تھے پورے ہو گئے - اور پُورے ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ پُورے ہُونگے اسی لئے یہ آیت الہام میں ہے کہ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامہ اور ان الہامات میں سے ایک یہ بھی الہام تھا کہ انا نبشرک بغلام مظہر الحق والعلی الخ جو اس حدیث کی پشینگوئی کے مطابق تھا جو مسیح موعود کے بارے میں ہے - کہ یتزوج ویولد لہ - یعنی آپ کے ہاں ولد صالح عظیم الشان پیدا ہوگا چنانچہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب موجود ہیں - منجملہ ذریت طیبہ کے اس تھوڑی سی عمر میں جو خطبہ اُنھوں نے چند آیات قرآنی کی تفسیر میں بیان فرمایا اور سُنایا ہے اور جسقدر معارف اور حقایق بیان کئے ہیں وہ بے نظیر ہیں - اب کوئی انھیں معمولی سمجھے اور کہے یہ تو کل کے بچے ہیں - ابھی ہمارے ہاتھوں میں پلے ہیں - اور کھیلتے کودتے پھرتے تھے تو یاد رہے یہ فرعونی خیالات ہیں - چنانچہ فرعون نے بھی حضرت موسیٰ سے یہی کہا تھا الم نربک فینا ولیدًا ولبثت فینا من عمرک سنین وفعلت فعلتک التی فعلت وانت من الکافرین -

(کیا میں نے بچپن میں تیری پرورش نہیں کی اور تو اپنی عمر سے کئی سال یہاں نہیں رہا - اور تو نے وہ کرتوت کیا - جو کیا اور تو کفران نعمت کرنے والا ہے) میرے بھائیو ایسا خیال کسی کے دل میں آئے تو استغفار پڑھے - کیونکہ فرعون کا بُرا انجام ہُوا جو تمکو معلوم ہے - مثل شہور ہے کہ الصبی صبی ولو کان نبیا -

ایک دقیق بات اور سمجھ لینی چاہئے آنحضرت صلعم کے واسطے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ما کان محمّد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (محمد تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں مگر اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے خاتم -)

یعنی آنحضرت کا کوئی نسبی اور جسمانی بیٹا نہیں جو جانشین ہو مگر مسیح موعود کے واسطے یتزوج ویولد لہ فرمایا گیا - اور اُس کی نسبت یہ بھی الہام ہوا کہ کان اللہ نزل من السماء اس کی وجہ کیا ہے کہ نبی کریم کے تو ذکور میں سے کوئی ولد نہو اور مسیح موعود کے ہو - پس واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو تمام اُمتوں کا سردار بنایا ہے - چنانچہ ارشاد فرمایا کہ انی جاعلک للناس اماما ایضا وجعلنا فی ذریتہ النبوۃ ایضًا ومن ذریتہ داؤد وسلیمان وایوب ویوسف وموسیٰ وھارون وکذلک نجزی المحسنین الخ یہ حضرت ابراہیم کی برکت سے ان کی اولاد میں بھی کامل لوگ ہُوئے - مگر یہ معاملہ یہیں ختم نہیں ہُوا جو لوگ محسنین ہیں (اللہ کی ذات وصفات کو دیکھنے والے ہیں) ان کو بھی ایسے ہی مراتب عطا کرینگے -

اب چونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم کسی کے باپ نہیں تو اس سے ابتر ہونے کا شبہ پڑتا تھا نعوذ باللہ من ذالک ، اس لئے لکن حرف استدراک لایا گیا - اور جو وہم ماسبق سے پیدا ہوتا تھا - اس لئے دور کرکے فرمایا کہ آپ روحانی باپ ہیں اور تمام کمالات نبوت کے جامع ہیں - یعنی کامل ومکمل ہیں - اس لئے آپ کی مہر سے ولد روحانی یعنی نبی پیدا ہوتے رہینگے - جو اُمتی بھی ہوں اور نبوت جزوی بھی اُن کو حاصل ہو - تاکہ روحانی اولاد کا سلسلہ قیامت تک باقی رہے لیکن اولاد نرینہ نہونے اور بلا فاصلہ ان کے جانشین نہ بننے میں یہ سِر تھا کہ اگر ایسا ہوتا تو درجہ تکمیل کامل طور پر ظہور پذیر نہوتا کیونکہ مثل مشہور ہے کہ تخم کچھ نہ کچھ اپنی تاثیر کرتا ہی ہے - تو ضرور آپ کے کمالات تکمیلی حضرت ابراہیم کے کمالات تکمیلی سے بھی بڑھ کر تھے پس اس لئے کہ کوئی شخص یہ گمان نہ کرنے پائے کہ یہ اثر تو تخم کی تاثیر کا اثر ہے بحکم الولد سر لابیہ کے بیٹے میں اُن کمالات کا کسیقدر ظہور پذیر ہو جانا ضروری تھا - لہٰذا آپ کے روحانی کمالات واسطے اظہار درجہ تکمیل کے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سینہ میں پہنچے جو آپ کی اولاد میں سے نہیں تھے تا ایک دُنیا پر ثابت ہو کہ آپ ایسے کامل ومکمل ہیں کہ غیروں تک بسبب حاصل ہونے کمال درجہ تکمیل کے آپ کا اثر پہنچا ہے - چنانچہ حدیث میں ہے ما صب اللہ شیئًا فی صدری الا صببتہ فی صدر ابی بکر - یعنی کوئی چیز علوم دینیہ ومعارف حقہ اسلامیہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ میں نہیں ڈالی - مگر کہ ابی بکر کے سینۂ صافی میں ڈالدی گئی ہاں بالضرور جبکہ چند پشتوں کا فاصلہ واقع ہو گیا تو بسبب اس فاصلہ کے وہ وہم جاتا رہا تو پھر آپ کی اولاد بنی فاطمہ میں سے ہی کمل افراد پیدا ہُوئے -

دیگر واضح ہو کہ حضرت سید المرسلین و خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلعم بنی اسمعیل میں سے ہیں - مگر چونکہ وعدہ نبوت حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے خواہ اسمعیل ہو یا اسحاق الیٰ یوم القیامۃ ہے اس لئے حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے مسیح موعود بنی اسحٰق سے ہُوا - تا یہ پشینگوئی کذلک نجزی المحسنین کی بھی دونوں ولد سے پُوری ہو وہ اس طرح سے کہ بنی اسمعیل میں سے تو ایک ایسے کامل اور مکمل سید المرسلین صلعم پیدا ہوں جن کی اُمت کنتم خیر امۃ کی مصداق ہو اور بنی اسحاق میں سے ایک ایسا نبی مسیح موعود پیدا ہو جو ہو تو احمد کا غلام - اور معہذا وہ نبی بھی ہو تاکہ وعدہ مندرجہ وجعلنا فی ذریتہ النبوۃ وغیرہ کا بھی اُس سے پورا ہو جائے - بقول شخصے

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار - سہ نکتہا ہست
بسے محرم اسرار کجاست

پس الحمد للہ کہ ہم اسپر ایمان لائے

اب ہم میں اور غیر احمدیوں میں .. فرق ہے - اور ہمیں مناسب نہیں کہ ان کے ساتھ شامل ہوں - اول یہ کہ ہمارے علاتی بھائی غیر احمدی مسلمان مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جن پشینگوئیوں کی تکذیب کر رہے ہیں ہم ان کی تصدیق کرتے ہیں -

دوم انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشھاد - اس کا ماحصل یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے ہم ان کی اسی زندگی دُنیا میں نصرت کرینگے - اور پھر آخرت میں بھی - آگے رہا صرف مابعد الموت کی نصرت کا ہونا اور دنیا میں کوئی نمونہ اُس کا نہونا تو اُس کا ہر ایک فرقہ باطلہ بھی

مدعی ہو سکتا ہے۔ ہم نے خدا کے فضل سے اسی دُنیا میں اس نصرت آلہیہ کے نظارے دیکھے۔ پس یہی ثبوت ہے آخرت میں رحمت الٰہی کے دیکھنے کا۔ کہاں ہے عصاء موسیٰ یعنی وہ موسیٰ جسنے عصیان کیا (الٰہی بخش) کہاں ہے وہ چراغ جس نے ظلمت پھیلائی۔ پھر وہ مکفر پہلا مکفر جو سارے ہندوستان میں پھرا اور اپنی تمام کوششوں میں ناکام رہا۔ وہ مخالف جس نے اپنے رسالہ میں لکھدیا کہ "محمد احسن" توبہ کریگا۔ مگر محمد احسن خدا کے فضل سے اب تک اپنے عقیدہ پر قائم ہے۔ اس نے ساعتہ العسرۃ میں قریب ۱۰۰ روپے کی ملازمت چھوڑ دی۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا الایہ

قریب چار ہزار روپے کے مکان کو خیرباد کہی ثم اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم - ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔ لیکن ہمارا دشمن انی مھین من اراد اھانتک کے الہام کے نیچے آگیا۔ یہ الہام بھوپال میں مجھے پہنچا تھا اور اسی کے ساتھ ہے انی معین من اراد اعانتک سو دونوں جلوے اپنی زندگی میں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لئے فالحمد للہ علی ذلک

پھر حضرت خواجہ کمال الدین صاحب اور حضرت فاضل ایم۔ اے ہمارے سلسلہ کے ایک نوجوان مقرر و محرر ہیں۔ اُنھوں نے بھی تبلیغ میں اس نصرت آلہیہ کے جلوے دیکھ لئے اور دیکھ رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ دیکھینگے۔

جزاھم اللہ فی الدارین خیرا

اب میں اس آیت کیطرف رجوع کرتا ہوں کہ اس میں تین باتوں کی طرف اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے۔ پس واضح ہو کہ لا اور پھر الا جو نفی اور اثبات کے لئے آتا ہے وہ اثبات کے لئے آتا ہے۔ پس فرماتے ہیں کہ خیر منحصر انھیں تین باتوں میں ہے۔ ایک امر بالصدقہ یعنی جیسے واجبات اور تبرعات ہیں جتنے حسنات مالیہ ہیں ان کی تائید کے لئے حکم دینا۔ جو نفع جسمانی کا خلائق کو پہنچاتا ہے۔ دیکھو قادیان میں کتنی مدین جاری ہیں۔ یتامیٰ - مساکین ابناء السبیل وغیرہ وغیرہ دوم امر بالمعروف جو نفع روحانی کا پہنچانا ہے یعنی ہر ایک نیکی کا کام جو مشہور اور پسندیدہ شرع اسلام کا ہو اس کا امر کرنا اصلاح بین الناس جو دفع ضرر مطلق کا متضمن یعنی لوگوں میں اصلاح کرنا۔ انکو اعمال صالحہ کی ترغیب دینا۔ گویا صدقہ میں نفع جسمانی غالب ہے۔ امر معروف میں نفع روحانی غالب ہے اور اصلاح بین الناس میں دفع ضرر ہے۔ اب قادیان کی صدر انجمن احمدیہ اور دیگر اراکین سلسلہ انھیں تین باتوں کا حکم کرتی ہیں۔ اور اس کا عملدرآمد بھی رکھتی ہیں۔ اللھم زد فزد۔

پھر یہ تینوں باتیں ہو سکتا ہے کہ ریا سے ہوں اس لئے فرما دیا کہ ابتغاء مرضات اللہ یعنی جو ان کاموں کو محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طلب کے لئے کرے قریب ہے کہ ہم اسے بہت ہی بڑا اجر بخشینگے۔

میرے دوستو اللہ تعالیٰ کے وعدے بڑے سچے ہیں اور وہ تمھیں تمام قوموں پر روحانی فتح دیگا۔ اور ان کے دلوں کو تمھاری طرف پھیر دیگا۔ اور اس کا یہ بھی وعدہ ہے کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ اس آیت پر بشارت کی نسبت تمام مفسرین و محققین کا اتفاق ہے کہ یہ مسیح موعود کے زمانہ کے لئے ہے اب چونکہ سیفی قوت سے دین کے متعلق قلوب انسانی پر کامل اثر نہیں ہو سکتا اس لئے لا محالا یہ کام اظہار دین اسلام کا براہین قاطعہ و حجج ساطعہ سے ہونا تھا۔ چنانچہ یہ اظہار دین، براہین احمدیہ نے کیا بعدہٗ یہ کام اظہار دین اسلام کا ریویو آف ریلیجنز سے ہُوا جو حضرت اقدس کے حکم سے جاری ہُوا ہے دیکھو لیظھرہ علی الدین کلہ کا ترجمہ کیا ہے۔ کیا دُنیا کے مذاہب پر نظر اُس میں نہیں ہے۔ جو اُسی رسالہ کا نام اُسوقت رکھا گیا ہے جو کسیکو بوقت تسمیہ کے اس آیت کا خیال بھی نہیں گذرا تھا۔ پس کیا اعجازی رنگ میں ریویو آف ریلیجنز کے متعلق اس آیت میں پیشینگوئی نہیں ہے۔ یہ رسالہ بھی مسیح موعود کی تحریک سے جاری ہُوا۔ اور اب مولانا محمد علی صاحب ایم۔ اے کا ہاتھ اس کو چلا رہا ہے۔ گویا یہی رسالہ ہے جسکے ذریعہ خیالات باطلہ و عقائد فاسدہ کا ابطال کیا جاتا ہے اور لیظھرہ علی الدین کلہ کا نظارہ دُنیا میں مشاہد ہو رہا ہے۔ ورنہ کوئی بتا دے کہ کسی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ہی کیا ہو۔ اور پھر اُسکے رسالہ دنیا کے مذاہب پر نظر بھی جاری کیا ہو۔ اور ایسا ہی اللہ تعا کا یہ سلسلہ مدام جاری رہیگا۔

پھر ہمارے پاس وہ لشکر ہے جو آیات محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم الیٰ آخر السورۃ میں مندرج ہے۔ جس کی تقریر عید کے دن کی گئی تھی۔ اور ہمارے دوست فاضل اکمل نے اسے لکھ کر بدر میں چھپوا دیا ہے اب بحکم اللہ لکل ظھر بطن کے علاوہ بیان سابق کے ایک اور بطن قرآنی کو بیان کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تمام حروف تہجی اولھا الی آخرھا ان آیات کے کلمات میں موجود ہیں۔ اس میں گویا یہ اشارہ ہے کہ تمام اوامر و نواہی جو ان حروف سے شروع ہوتے ہیں ان پر والذین آمنوا معہ یعنی جماعت کے لوگ ثابت قدم رہیں۔ اوامر کی تعمیل نواہی سے اجتناب کرتے رہیں۔

ا - امانت - ایمان - اخلاص - **ب** - برکت بر - **ت** - توکل - تقویٰ **ث** - ثواب - **ج** جہاد (یعنی مجاہدہ فی الدین -) جود - **ح** - حیا و حکمت **خ** خشوع و خضوع - **د** - دعا **ذ** ذکر اللہ و ذکاوت **ر** - رافت و رحمت - **ز** زکوٰۃ - **س** سعادت سلامت - سخاوت - **ش** شکر **ص** صبر **ض** ضحایا - ضوء ایمانی - **ط** طہارت - **ظ** ظہور دین کا **ع** - عافیت - عدل - علم - عزم محبت **غ** غنا از خلق غور و فکر در امور دین - **ف** - فہم - فراست - **ق** قناعت - **ک** کرم - **ل** لیاقت **م** معرفت - **ن** - نور - نشاط - **و** وقار - وفا **لا** ہمت - ہدایت خلق - **ی** یقین -

ناظرین کو چاہیے کہ لیسے نواہی بھی استخراج کر لیویں۔ جن کے اوائل میں یہ حروف موجود ہوں۔ اب یہ تمام باتیں ہم میں جمع ہو جائیں تو بقول شخصے ؏ ازے باتفاق جہانے میتواں گرفت - انشاء اللہ تعالیٰ (وسوف نوتیہ اجراً عظیماً) ہم کو بہت بڑا اجر عظیم ملیگا۔

خطبۂ حضرت فاضل امروہوی

حضرت مولوی محمد احسن صاحب کے

جس خطبہ کا وعدہ ۱۲- جنوری کے اخبار میں کیا گیا تھا وہ درج ذیل کیا جاتا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اول آپ نے سورہ قلم پڑھ کر ایک تمہید بیان فرمائی کہ اکثر حاضرین کو معلوم ہوگا کہ سابقہ خطبوں میں زمانۂ مسیح موعود کو ایک بڑی فتح مبین کا زمانہ ثابت کیا گیا ہے۔ کیونکہ سورہ فتح کی اکثر آیات حضرت موعود کو الہام بھی ہوئی ہیں۔ اور مفسرین بھی اسطرف ناظر ہیں کہ پیشینگوئی مندرجہ آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ زمانہ مسیح موعود میں پوری ہوگی۔ اور واقعات بھی شہادت دے رہے ہیں کہ یہی زمانہ بعثت مسیح موعود کا زمانہ ہے چنانچہ حضرت اقدس کے الہامات میں سے یہ الہام بھی ہے کہ الرحمٰن علم القرآن والخیر کلہ فی القرآن اور یہی زمانہ وہ زمانہ ہے جو مصداق ظہور القلم کا ہے۔ اس سورۃ القلم کے بعض مضامین

کو حضرت مسیح موعود کے الہامات سے ایک خاص مناسبت ہے بلکہ دیگر مضامین قرآنی پر جب تدبر کیا جاتا ہے تو واقعات حال کو اُن مضامین کے ساتھ بڑی مناسبت معلوم ہوتی ہے - یعنی جیسکہ مخالفین دین اسلام کے جو اوائل زمانہ بعثت میں واقعہ ہُوئے ویسے ہی واقعات کسی کسی رنگ میں آخری زمانہ مسیح موعود میں مشاہد ہوئے ہیں - اور جو وعدہ ہائے نصرت و فتح کے مومنین مخلصین کے لئے بعثت حضرت سید المرسلین کے وقت میں صادر ہُوئے ویسی ہی فتوحات مسیح موعود کے مومنین مخلصین کو نظر آ رہے ہیں پس یہ کیا نشان صداقت مسیح موعود کا ہے کہ جس میں ایسا تطابق بیّن کا نظارہ جلوہ گر ہو رہا ہے - کیا سچ فرمایا حضرت اقدس نے ؎

بہار جاوداں پیدا ہے اُسکی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

اس تطابق کو دیکھ کر ہمارے ایمانوں میں کیسی تازگی و قوت پیدا ہوتی ہے جس سے ہمارا ہمارا رواں رواں مسرور اور خوشنود ہوتا ہے - گویا کہ قرآن شریف کا نزول از سر نو ہو رہا ہے - پھر حضرت مسیح موعود کے ہزاروں الہامات پُوری ہوتے دیکھ کر ایک دوسری تازگی اور قوت ایمان میں پیدا ہوتی ہے - پھر مخبر صادق کی متعدد پیشگوئیاں عظیم الشان جو اس زمانہ میں ہم نے پُوری ہوتی دیکھ لیں اُنسے سہ چند قوت ایمان کی بڑھ جاتی ہے - پھر اس بروز محمدی کے زمانہ کو دیکھ کر اصل حضرت سید المرسلین و خاتم النبیین کی صداقت در صداقت ثابت ہوتی چلی جاتی ہے - سچ فرمایا مولوی روم نے ؎

چونکہ گل رفت و گلستاں شد خراب ؛ بوئے گل را از کہ جوئیم از گلاب

پس یہی تو وہ فتح مبین ہے جو انا فتحنا لک فتحاً مبیناً میں ارشاد فرمائی گئی ہے - جس کا آغاز حضرت صلعم کی بعثت کے زمانے ہُوا - اور انتہا اس کا اس زمانہ مسیح موعود میں اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک ہوگا و جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ پس نہایت خوش حالی اور مبارکی ہے ہماری جماعت کے لئے جو مخبر صادق کی پیشگوئیوں کی تصدیق کے درپے ہو رہی ہے - اور واسے ہے مخالفین پر جو تکذیب کے درپے ہیں - یاد رکھو کہ قرآن مجید میں ہر جگہ تکذیب کی مذمت آئی ہے - سورۃ رحمٰن میں اغلب کہ اکتیس جگہ فبای الاء ربکما تکذبان وارد ہوا ہے - اور سورۃ المرسلات میں دس دفعہ ویل یومئذ للمکذبین ارشاد فرمایا گیا ہے - اور تصدیق کے لئے تو یہانتک ہدایت فرمائی گئی وقد جاءکم بالبینٰت من ربکم وان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب یہ کتنا بڑا نشان صدق ہے کہ مکذبین خواہ ملہم ہوں یا غیر ملہم اُنھوں نے اس صادق کی تکذیب کر کر اس مدت ۱۸ - ۱۹ سال میں بجز نامرادی اور ناکامی کے کونسا نتیجہ حاصل کیا اور اس صادق کو کیسی کیسی کامیابی حاصل ہوئی صدق اللہ تعالیٰ انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشہاد - دیکھو اس آیت کی تفسیر پہلے کر چکے ہیں

اگرچہ بعض مکذبین نے حضرت اقدس کی عمدہ تعلیم کی نقل تو اُتاری ہے - مگر خدا کے نشانوں کی نقل نہیں اُتار سکے ؎

حرف درویشاں بدزدد مرد دوں ؛ تا بخواند بر سلیم او فسوں

پس اس لئے میں بار بار کہتا ہوں کہ یہ زمانہ فتح مبین کا ہے - اب بعض جلوں سورۃ القلم کیطرف نظر کرو - کہ آنحضرت صلعم کے لئے فرمایا گیا - اقرء اور مسیح موعود کے لئے الہام ہوا املوا کیونکہ آنحضرت صلعم اُمّی تھے لکھ نہ سکتے تھے بلکہ ظہور القلم ان کے نشانات میں سے آیا ہے - خلق الانسان من علق میں اسطرف اشارہ ہے کہ جیسے ہم نے خون بستہ کو انسان بنا دیا اور روح انسانی ڈالکر اسکو ایسی عقل و تمیز عطا فرمائی - کہ تمام کائنات سے اسکو افضل کر دیا اگر ہم انسانوں میں سے کسی انسان کو اپنی وحی اور الہام سے مشرف فرماویں تو اسکو کیوں بعید سمجھتے ہو پھر دیکھو کہ ہزاروں برس کے پچھلے زمانہ کی باتیں اسی قلم کے ذریعے سے ہم تم کو تعلیم کرتے ہیں کہ علم بالقلم اگر آئندہ زمانہ کے واقعات کی خبر ہم اپنے ملہم کو عطا فرماویں تو اس میں کیا استبعاد ہے کیونکہ ہم تو انتہائی درجہ کے کریم ہیں پس اس زمانہ میں سب نظارہ تعلیم بالقلم کا بھی موجود ہے اور دوسرا نظارہ علم الانسان ما لم یعلم کا بھی موجود ہے ہزاروں پیشگوئیاں مخبر صادق صلعم اور مسیح موعود کی ہم نے پوری ہوتی ہوئی دیکھ لیں - مکذبین کی نسبت اشارہ کیا جاتا ہے کہ مکذب اپنی سرکشی اور تکذیب کو چھوڑ دیں اور اس بات کو دیکھیں کہ یہ جری اللہ فی حلل الانبیاء سوا ان عقائد صحیحہ کے جو مندرجہ کتاب سنت اور اعمال صالحہ کے جو امر و نواہی میں ارشاد ہیں اور کونسی چیز کی تعلیم کر رہا ہے - اور ہدایات قرآنی اور تقوے کے سوا اس کی تعلیم میں کونسے منہیات یا شرک و کفر کی تعلیم ہے جس کی تکذیب کیجاتی ہے - اللہ تعالیٰ تو علیم و خبیر ہے اس کو تو مفتریین کے ذرہ ذرہ احوال کی خبر ہے اس لئے مکذب لوگ باز نہ آئے تو اُنپر عذاب الٰہی آنے والا ہے - یہاں پر میں دو مکذبوں کا ذکر کرتا ہوں - اول ابو جہل جو اپنی شرارتوں اور سرکشیوں کے سبب جنگ بدر میں ہلاک ہُوا اور آنحضرت صلعم کو طرح طرح سے ایذائیں اور تکلیفیں پہنچاتا تھا - اور اسے اپنی سبھا اور سماج اور جماعت مشرکین قریش پر بڑا فخر و ناز تھا اور اُس کا سر جنگ بدر میں بموجب وعدہ الٰہی کے گھسیٹا گیا - اور خونی فرشتوں کے حوالہ کیا گیا - جسکی نسبت ارشاد ہے - کلا لئن لم ینتہ لنسفعا بالناصیۃ ناصیۃ کاذبۃ خاطئۃ - وہ اپنی پیشانی کے بالوں کو خوب درست کیا کرتا تھا مگر اللہ کے نزدیک وہ پیشانی جھوٹی تھی اپنی طرح طرح کے جھوٹ آنحضرت صلعم پر باندھتا تھا اور ہزاروں کفر اور شرک و معاصی میں خطا کار اور گرفتار رہتے تھے - پھر فرمایا جاتا ہے فلیدع نادیہ سندع الزبانیۃ - یعنی آخر سماج اور جماعت قریش کی اس کے کچھ کام نہ آئی کیونکہ خونی اور ہیبتناک فرشتوں نے اُسکو دوزخ میں دھکیل دیا - ابو جہل کی نسبت نبی کریم نے ارشاد فرمایا ہے کہ فرعونی اشد من فرعون موسیٰ - کیونکہ اسنے بوقت جدا ہوتے اپنے سر کے کلمات گستاخانہ کہے لیکن فرعون نے بوقت غرق ہونے کے قال آمنت انہ لا الٰہ الا الذی آمنت بہ بنوا اسرائیل - یہ تو حال ہے ابو جہل و فرعون کا - اب سنو مسیح موعود کے فرعون کو اس کی نسبت حضرت جری اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک فرشتہ میں نے دیکھا جس کی آنکھوں سے خون ٹپکتا تھا اور اس نے مجھے کہا کہ لیکھرام کہاں ہے - اور ایک قصیدہ میں ارشاد فرمایا ہے ؎

الا اے دشمن نادان و بے راہ ؛ بترس از تیغ بُران محمدؐ

پھر اس کی نسبت الہام ہے کہ عجل جسد لہ خوار لہ نصب و عذاب اشتہار دیتے ہیں کہ میری دعا قبول ہو چکی ہے - اگر تمھارا مذہب سچا ہے تو اپنے پرمیشور سے پرارتھنا اور دعا کرو کہ وہ اس قطعی موت سے بچ جاوے - اب یہ پیشگوئی اور استجابت دعا جو تمام دُنیا میں مشہور ہو چکی ہیں وہ پورے طور پر واقعہ ہو گئیں - باوجودیکہ یہ فرعون بھی اپنی سبھا اور سماج پر بڑا فخر اور ناز کرتا تھا لیکن کون نہیں جانتا کہ اس پر وہ عذاب موعود کس عظمت و شان سے واقعہ ہُوا - دیکھو حقیقۃ الوحی اور نجم الہدیٰ وغیرہ - سبھا کو لفظ نادیہ ندا سے مشتق ہے جسکے معنے بخشش اور عطیہ کے ہیں - یا ندوہ سے مشتق ہے جس کے معنے مجمع کے ہیں - یہاں دونوں معنے صادق آسکتے ہیں کیونکہ سبھا اور سماج آریوں کی اس کو عطیہ یعنی بخشش بھی کرتی تھی اور نیز اجتماع کر کے جلسیں بھی کرتا رہتا تھا اور اس سے دار الندوہ جہاں کہ قریش مشرکین جمع ہو کر آنحضرت صلعم کی ایذا دہی میں مشورہ کرتے تھے - پس جبکہ صدہا یہ الہام زور شور سے پُورے ہُوئے کہ جو الہام ذریت طیبہ کے لئے ہیں کیا وہ پورے نہونگے - کلا و حاشا ضرور پورے ہونگے ایہا الاحباب ان الہامات پر بھی کامل ایمان ہونا چاہئے - ایسا نہو کہ نؤمن ببعض و نکفر ببعض کی وعید میں کوئی آ جائے نعوذ باللہ خصوصاً ایسی حالت میں کہ آثار اُن الہامات کے پُوری ہونے شروع ہو گئے ہیں - حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے ہماری کل جماعت کے وہ امام ہیں اور اُنھوں نے تھوڑی ہی عرصہ میں ایسی غیر معمولی ترقی کی ہے جیسے کہ الہام میں تھی اور جیسے تواریخ کے طور پر یہ سب ارشاد شاہدہ کئے ہیں اس لئے میں مان چکا ہوں کہ یہی وہ فرزند ارجمند ہیں جنکا نام محمود احمد سبز اشتہار میں موجود ہے -

الحمد للہ الذی ہدانا لہذا اللّٰھم رب الناس اذہب الباس لمولانا نور الدین - واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما - آمین یا رب العالمین - اللّٰھم انی اسئلک العفو والعافیۃ لی و لامیر المومنین - وایدالاسلام ببقائہ والمسلمین - (آمین)

(از الحکم)